عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۸ | یکم تا ۷؍صفر المظفر ۱۴۴۱ھ مطابق یکم تا ۷؍اکتوبر ۲۰۱۹ء | شمارہ: ۳۷

حضرت مولانا محمد یوسف متالاؒ کا وصال

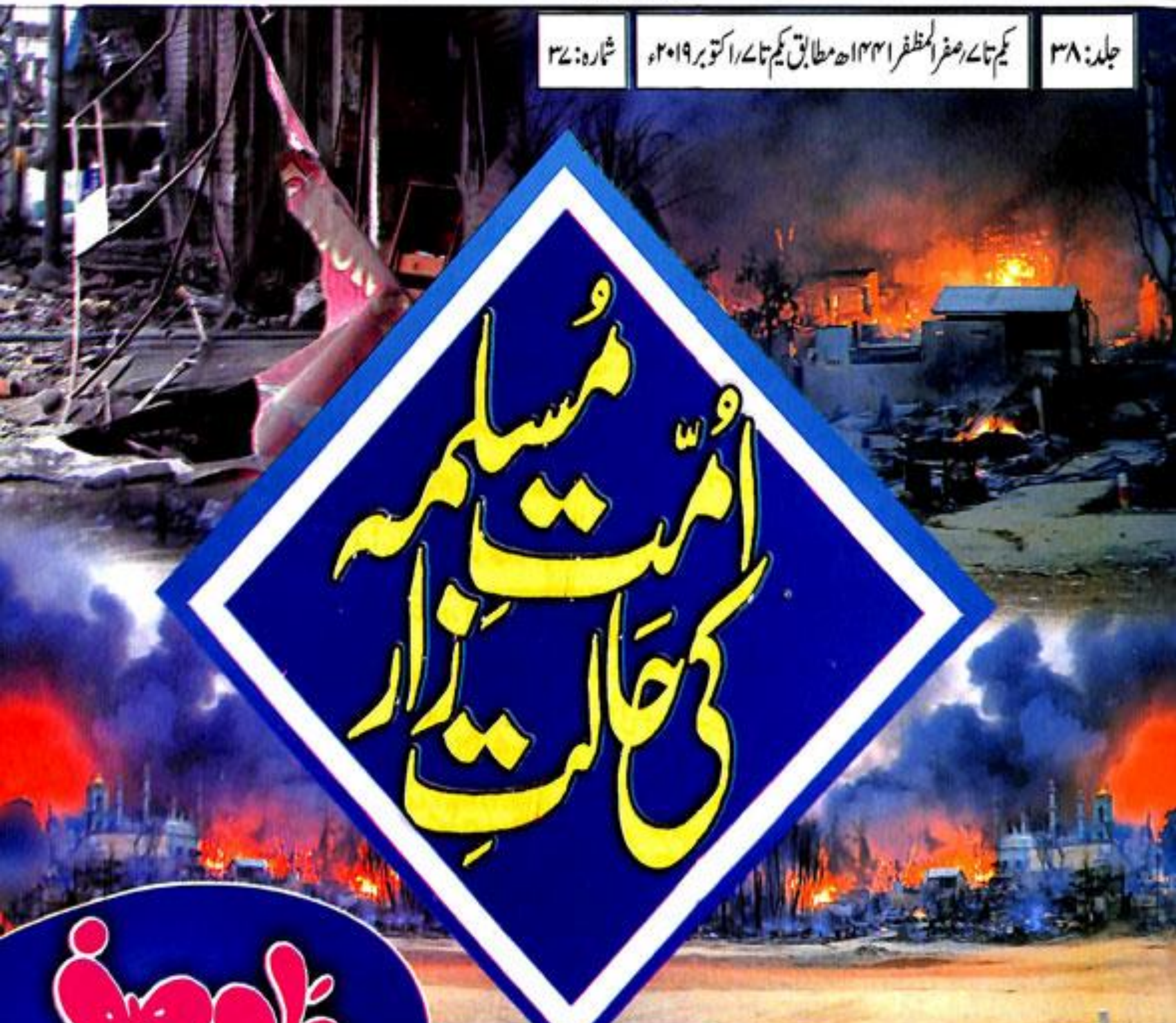

امتِ مسلمہ کی حالتِ زار

ماہِ صفر توہمات اور اسلامی تعلیمات

عظیم الشان ختمِ نبوت کانفرنس لاہور

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

ماہِ صفر میں شادی کرنا

س:...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ صفر کے مہینہ میں شادی کرنا ٹھیک نہیں، اگر کی تو کامیاب نہیں ہوگی، کیونکہ اس مہینہ میں آفات اور بلاؤں کا نزول ہوتا ہے اور جنات شیاطین آزاد کردیئے جاتے ہیں، شرعاً اس کی کیا حقیقت ہے؟

ج:...... یہ بات بالکل بے اصل ہے شرعاً اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ تمام دن اور مہینے اللہ تبارک وتعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں، کوئی دن کوئی مہینہ اور کوئی گھڑی منحوس نہیں ہوتی، اور کسی دن مہینہ کے بارے میں ایسا عقیدہ اور ایسی سوچ رکھنا سخت گناہ اور جہالت ہے نحوست انسان کے اپنے بُرے عمل اور گناہوں کی وجہ سے ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ مصیبت میں پھنستا ہے اور سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

صحاحِ ستہ سے کیا مراد ہے؟

س:...... صحاح ستہ کا کیا مطلب ہے اور کتب حدیث میں اول درجہ کی کتب کون کون سی ہیں؟

ج:...... صحاح ستہ سے مراد احادیث کی یہ چھ کتب ہیں: بخاری، مسلم، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ترمذی، ابن ماجہ۔ صحت کے اعتبار سے بخاری شریف کا درجہ سب سے اول ہے، اس کے بعد مسلم شریف کا ہے۔ صحاح ستہ کے علاوہ بھی حدیث کی چھوٹی بڑی متعدد کتب ہیں جو کہ معتبر اور مستند ہیں۔ مثلاً بیہقی، طحاوی، دارمی، دارِ قطنی، موطا امام مالک، موطا امام محمد، مستدرک للحاکم، مجمع الزوائد وغیرہم۔

ابولہب کے بیٹوں کے نام کیا تھے؟

س:...... ابولہب کے بیٹے کا کیا نام تھا، جس کے نکاح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھی اور ابولہب کے کہنے پر اس نے طلاق دے دی تھی؟

ج:...... ابولہب کے بیٹے کا نام عتبہ تھا، اس کے نکاح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہؓ تھیں اور دوسرے بیٹے کا نام عتیبہ تھا، اس کے نکاح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت ام کلثومؓ تھیں اور یہ دونوں نکاح بچپن میں ہوئے تھے، رخصتی کی نوبت نہیں آئی تھی۔ ابولہب اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن تھا۔ جب قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی بدبختی اور ہلاکت کے بارے میں سورۂ لہب نازل فرمائی تو یہ غصہ میں پاگل ہوگیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ لینے کے لئے اس نے اپنے دونوں بیٹوں سے زبردستی طلاق دلوائی تو انہوں نے طلاق دے دی۔ عتیبہ نے تو گستاخی بھی کی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بددعا فرمائی جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہوگیا۔ ایک شیر نے اس پر حملہ کرکے چیر پھاڑ دیا، جبکہ عتبہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوگئے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۸ — یکم تا ۷ صفر المظفر ۱۴۴۱ھ مطابق یکم تا ۷ اکتوبر ۲۰۱۹ء — شمارہ: ۳۷

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

قطب الارشاد حضرت مولانا محمد یوسف متالاؒ کا وصال	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
ماہ صفر کے توہمات اور اسلامی تعلیمات	۷	اظہر شاہ ستوریانی
امت مسلمہ کی حالت زار اور اہل دین کی ذمہ داری	۱۰	حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
سالانہ ختم نبوت کانفرنس، منڈی بہاؤالدین	۱۲	رپورٹ: مولانا مسعود حجازی
عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس، لاہور	۱۵	رپورٹ: مولانا عبدالنعیم
۷ ستمبر... یوم تشکر ریلی، لکی مروت	۲۱	رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادھمی
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی ودعوتی اسفار (۲)	۲۵	ادارہ

زر تعاون

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan.
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

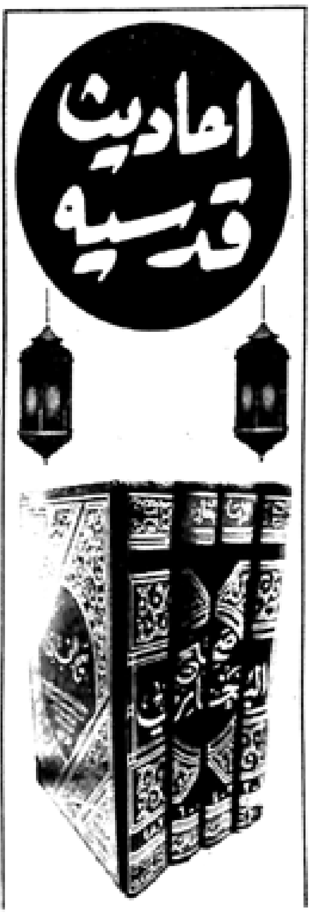

سحبان الہند حضرت
مولانا احمد سعید دہلویؒ

شفاعت

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں یوں ہے کہ خدا پرست کہیں گے ہماری تو یہی جگہ ہے، یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آئے اور جب ہمارا رب آئے گا تو ہم ان کو پہچان لیں گے یعنی ہم یہاں سے اس تک نہیں جائیں گے جب تک ہمارا معبود نہ آئے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”کیا تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان کوئی ایسی نشانی ہے جو تم اس کو پہچان لوگے؟ یہ لوگ کہیں گے ہاں! نشانی ہے، پس ایک نور کی پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا تو جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو خلوص کے ساتھ سجدہ کرتے تھے ان میں کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا جو اس وقت سجدے میں نہ گر پڑے اور جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو محض دکھاوے اور لوگوں کے ڈر سے سجدہ کرتے تھے ان کی پیٹھ کو اللہ تعالیٰ ایک تختہ کی مانند کر دے گا اور بجائے سجدہ کرنے کے چت گر پڑیں گے۔ پھر جہنم پر پل قائم کیا جائے گا اور شفاعت کی اجازت ہو جائے گی، لوگ کہیں گے: ”اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ“ (اے اللہ! سلامت رکھیو، سلامت رکھیو) پھر بعض مومن تو اس طرح صراط سے گزر جائیں گے جس طرح آنکھ جھپکتی ہے، بعض بجلی کی طرح، بعض تیز آندھی کی طرح، بعض پرندوں کی اڑان کی طرح، بعض تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور کچھ لوگ وہ ہوں گے جو نوچے جائیں گے مگر گزر جائیں گے اور کچھ وہ لوگ ہوں گے جو گزر نہ سکیں گے اور جہنم میں گرا دیئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب مومن لوگ دوزخ سے خلاصی پائیں گے تو فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے، اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے حق پر اتنا جھگڑا نہیں کرتا جتنا جھگڑا قیامت کے دن نجات یافتہ مسلمان اللہ تعالیٰ سے اپنے بھائیوں کے متعلق کریں گے جو آگ میں ہوں گے۔

یہ نجات یافتہ مسلمان کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ لوگ ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے، نماز پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے، پس حکم ہوگا: اچھا جن کو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو اور آگ پر ان کی صورتیں حرام کر دی جائیں، یعنی گناہگاروں کے باقی جسم کو آگ جلائے گی مگر ان کی صورتیں محفوظ رہیں گی، پس یہ نجات یافتہ مسلمان بے شمار مخلوق کو نکال لائیں گے اور عرض کریں گے: اے رب! جن کے متعلق تو نے ہم کو نکالنے کا حکم دیا تھا، ان میں سے اب کوئی باقی نہیں رہا، ارشاد ہوگا پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی خیر دیکھو اس کو نکال لو، پھر یہ لوگ بے شمار مخلوق کو نکال لیں گے، پھر ارشاد ہوگا پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھلائی پاؤ اس کو بھی نکال لاؤ، پھر یہ لوگ بے شمار مخلوق کو نکال لائیں گے اور عرض کریں گے: اے رب ہمارے! ہم نے دوزخ میں کوئی خیر نہیں چھوڑی یعنی سب مسلمانوں کو نکال لیا۔

حضرت مولانا مفتی
محمد نعیم دامت برکاتھم

سجدۂ تلاوت

س:...... نماز کے علاوہ نماز سے باہر آیت سجدہ کی تلاوت کی جائے کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے تو سننے والے پر بھی سجدۂ تلاوت واجب ہوگا، اگر اسے نہ بتلایا جائے تو ایسی صورت میں سننے والے پر سجدہ فوری طور پر کرنا ضروری ہے؟

ج:...... نہیں! سجدے کی آیت مکمل کرتے ہی سجدہ تو فوری طور پر واجب ہو جاتا ہے، لیکن سجدے کی ادائیگی میں تاخیر کی گنجائش ہے اور اس تاخیر سے گناہگار بھی نہیں ہوگا اور اس تاخیر کی مدت موت تک برقرار رہتی ہے۔ البتہ تاخیر کی اجازت کے باوجود تاخیر نہ کرنا ہی مناسب ہے۔

س:...... اگر آیت سجدہ نماز کی حالت میں تلاوت کرتے ہوئے آجائے اور مکمل آیت کی تلاوت بھی کر لی جائے تو کیا سجدے کی ادائیگی فوری طور پر ضروری ہے؟

ج:...... جی ہاں! اگر نماز کی حالت میں جیسے ہی آیت سجدہ کی تلاوت مکمل ہو جائے تو فوری طور پر آیت سجدہ بھی واجب ہو جاتا ہے اور فوراً ہی سجدہ کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اگر فوری طور پر سجدہ نہ کیا جس کی مقدار تین آیتوں سے زیادہ علماء نے بتلائی ہے تو ایسا شخص سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے گناہگار بھی ہوگا اور وہ سجدہ قضا بھی ہو جائے گا۔

س:...... کیا نماز کی حالت میں آیت سجدہ کے لئے فوراً کی مقدار سے پہلے رکوع کر لیا تو کیا اس رکوع میں سجدۂ تلاوت بھی ادا ہو سکتا ہے؟

ج:...... جی ہاں! اگر فوراً کی مقدار سے پہلے رکوع کر لیا اور اس رکوع میں سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کر لی تو وہ سجدہ ادا ہو جائے گا۔ (واضح رہے کہ ایسی صورت میں سجدۂ تلاوت کی رکوع میں نیت کرنا ضروری ہے)۔

س:...... اگر فوراً کی مقدار سے پہلے نماز کا سجدہ ادا کر لیا جائے تو کیا اس میں سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے گا؟

ج:...... جی ہاں! اگر فوراً کی مقدار سے پہلے سجدہ نماز ادا کر لیا تو بغیر نیت کے بھی سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے گا۔

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

قطب الارشاد حضرت مولانا محمد یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ کا وصال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

۹؍ستمبر ۲۰۱۹ء کو حضرت مولانا یوسف متالا انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا یوسف متالا علیہ الرحمۃ کی ولادت ۲۵؍نومبر ۱۹۴۶ء کو نزولی انڈیا میں ہوئی۔ والد کا نام سلیمان اور دادا کا نام قاسم اور خاندانی لقب متالا تھا۔ مولانا خود تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب پر کثرت ذکر کے باعث جذب کی کیفیت پیدا ہوئی تو انہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ میں نے ترک دنیا کا فیصلہ کرلیا ہے۔ تم اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤ۔ چنانچہ خاندان کے بزرگوں نے سوچا کہ واقعہ میں سلیمان متالا پر جذب کی کیفیت نے آگے چل کر جنون کی کیفیت اختیار کرلی تو ان کی حیات تک اہلیہ معلق رہ جائیں گی۔ اس لئے طلاق لے لی گئی۔ اس وقت مولانا یوسف متالا والدہ کے بطن میں تھے۔ مولانا کی والدہ مولانا کے ننھیال آگئیں۔ یہاں نزولی میں نانی کے گھر مولانا متالا کی پیدائش ہوئی۔

مولانا کی عمر آٹھ سال کی تھی کہ ان کی خالہ کا افریقہ میں انتقال ہوگیا تو خالو نے مولانا کی والدہ سے عقد کرلیا۔ یوں والدہ بھی افریقہ چلی گئیں۔ اب نانا اور نانی نے نزولی میں مولانا کی پرورش کی۔ چند سال بعد ان دونوں کا بھی وصال ہوگیا تو مولانا متالا کی پرورش خالہ نے کی اور پرورش کا حق ادا کردیا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم ناظرہ حفظ وغیرہ مدرسہ ترغیب القرآن نزولی میں حاصل کی۔ ۱۹۶۱ء میں جامعہ حسینیہ راندیر سورت میں داخلہ لیا۔ فارسی سے ہدایہ اوّلین تک یہاں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد مظاہر العلوم سہارن پور درجہ مشکوٰۃ میں داخلہ لیا۔ مولانا محمد یونس سے مشکوٰۃ شریف، مولانا محمد عاقل صاحب سے جلالین اور ہدایہ آخرین مفتی یحییٰ سے پڑھیں۔ اگلے سال (۱۳۸۶ھ، ۱۳۸۷ھ) دورۂ حدیث شریف پڑھا۔ بخاری شریف مکمل حضرت شیخ الحدیث برکۃ العصر، ریحانۃ الہند مولانا زکریا کاندھلوی، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، نسائی شریف، مؤطین شریفین مولانا محمد یونس جونپوری اور ترمذی مفتی مظفر حسین اور طحاوی مولانا اسعد اللہ صاحب ناظم مظاہر العلوم سے پڑھیں۔

مولانا محمد یوسف امیر ثانی تبلیغی جماعت اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا حج کے لئے فرنٹیر میل سے بمبئی جارہے تھے۔ ہزاروں زائرین کے ہمراہ سورت اسٹیشن پر مولانا متالا نے دوران طالب علمی حضرت شیخ الحدیث کی دور سے پہلی زیارت کی۔

مولانا متالا کے برادر اکبر مولانا عبدالرحیم متالا ۱۳۸۴ھ میں مدرسہ مظاہر العلوم سے دورۂ حدیث کرنے کے بعد شیخ الحدیث کی خدمت میں قیام کے ارادے سے مقیم تھے تو ان کی ترغیب پر مولانا یوسف متالا نے اس سال کا رمضان المبارک شیخ الحدیث کی خدمت میں سہارنپور گزارا۔ پھر یہاں دوسال تعلیم حاصل کی۔ دورۂ حدیث شریف کے بعد بولٹن انگلستان میں نکاح طے ہوا تو یہاں آگئے۔ بولٹن کی جامع مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مگر رمضان المبارک سہارن پور یا مدینہ طیبہ حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ اعتکاف کرتے کبھی ناغہ بھی ہوجاتا۔ اس دوران ہولکمب بری انگلستان میں آپ نے ایک پرانا ہسپتال خرید کر دارالعلوم کی بنیاد رکھی جو آج انگلستان میں دینی تعلیم کا سب سے وقیع ادارہ ہے۔

حضرت مولانا یوسف متالا کو اپنے شیخ و مربی اور استاذ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ سے محبت نہیں بلکہ عشق تھا۔ جب حضرت سے اجازت لے کر سفر کرتے تو حالت دگرگوں ہو جاتی۔ گریہ ورقت سے بڑھ کر جدائی پر بے ساختہ چیخیں نکل جاتیں۔ مولانا متالا کی اس محبت کا حضرت شیخ الحدیث پر بھی یہ اثر ہوتا۔ آپ بھی آبدیدہ ہو جاتے۔ اس منظر کو بعض اہل دل حضرات فراق یوسفی و محبت یعقوب علیہ السلام سے تعبیر کرتے۔ زہے نصیب! کہ دارالعلوم ہولکمب بری کے قیام کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدینہ منورہ سے سہارن پور جاتے وقت یا دورۂ افریقہ سے واپسی پر دارالعلوم ہولکمب بری میں ہفتوں قیام فرماتے اور یوں یومیہ دو سے تین ہزار اور خاص مواقع پر آٹھ سے دس ہزار بندگان خدا دارالعلوم میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے فیض صحبت سے سرفراز ہوتے اور یہ سب کچھ مولانا یوسف متالا کے صدقہ سے ہوتا۔ مولانا یوسف متالا سے حضرت شیخ الحدیث کی پدری روحانی محبت اور مولانا یوسف کی حضرت سے پسری روحانی تعلق ایسا تھا کہ واقعہ میں مولانا متالا اپنے شیخ کے رنگ میں رنگے گئے اور پھر وقت آیا کہ پورے برطانیہ کے سب سے بڑے شیخ اور قطب الارشاد کے درجہ پر فائز ہو گئے اور اس وقت صرف برطانیہ نہیں بلکہ یورپ و افریقہ و امریکہ تک آپ کے شاگرد علماء اور متوسلین کی آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی ایک جماعت کی محنت نے اقامت دین اور اشاعت و ترویج اسلام کا ایک ایسا ماحول قائم کر دیا ہے کہ اس پر دنیا عش عش کر اٹھی ہے۔

قادیانی بھگوڑے گرو مرزا طاہر نے برطانیہ کو اپنا مرکز بنایا تو عقیدۂ ختم نبوت کے لئے ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام، دفتر ختم نبوت کا قیام، علماء کرام کو متوجہ کرنے میں جن حضرات کی سرپرستی نے اسلامیان انگلستان کو ڈھارس بندھائی اس میں مولانا یوسف متالا کا وجود ستاروں میں بدر کے چاند کی طرح نمایاں تھا۔ پورے یورپ میں دین کی خدمت کے حوالہ سے تبلیغی جماعت اور تعلیمی تبلیغی و خانقاہی نظام کے ذریعہ جو موسم سدا بہار کی کیفیت پیدا ہوئی اس میں مولانا یوسف متالا نیر تاباں نظر آتے ہیں اور اللہ رب العزت کی ہر آن نرالی شان کے قربان کہ تبلیغی جماعت کی مساعی ہوں یا مولانا یوسف متالا کی کاوشیں، ان سب کا سرچشمہ فیض حضرت شیخ الحدیثؒ کی ذات گرامی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضرت متالا نے مجلس کے مرکزی شوریٰ کے ایک اجلاس میں شرکت فرمائی۔ ملتان دفتر آپ کا قیام رہا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے آپ خواجہ تاش تھے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ سے آپ کا محبت بھرا مخلصانہ و نیازمندانہ تعلق تھا۔ مولانا متالا کی خواہش پر حضرت خواجہ صاحب نے اپنی مستعملہ دستار حضرت متالا صاحب کے لئے بھجوائی۔

دیانت داری کی بات ہے کہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے صاحبزادے مولانا محمد طلحہ کاندھلویؒ اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے لاڈلے شاگرد و محبوب خلیفہ مولانا یوسف متالاؒ کی ایک مہینہ میں یکے بعد دیگرے معمولی وقفہ سے جدائی نے ایسا خلاء پیدا کر دیا ہے جسے اپنی محرومی کے علاوہ اور کیا عنوان دیا جا سکتا ہے۔ حضرت متالا صاحب کی محبتوں و شفقتوں کا اب کوئی بدل نظر نہیں آرہا۔ وہ کیا تشریف لے گئے کہ ایک عالم سُونا ہو گیا۔ حق تعالیٰ ان کی تربت پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائیں۔ ان کا وجود آیت من آیات اللہ تھا۔ وہ اس زمین پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا محبط تھے۔ اللہ رب العزت ان کی تربت کو بھی بقعۂ نور فرمائیں اور ان کی اولاد، ان کے خلفاء، ان کے ادارہ، ان کے متوسلین ان کے فیض یافتگان کو پردۂ غیب سے صبر نصیب فرمائیں۔ وہ عالم ربانی تھے اور ان کی وفات ایک عالَم کی وفات ہے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ، حضرت سید نفیس الحسینیؒ، حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ اور مولانا طلحہ کاندھلویؒ کے بعد اب مولانا یوسف متالاؒ کی جدائی نے دنیائے دل کو مرجھا دیا ہے۔ ان کی جدائی پر آنسو بہائیں یا اپنی محرومی پر فغان کریں۔ کچھ سجھائی نہیں دیتا اور اس کا نام دنیا فانی ہے۔ جو آیا ہے اس نے جانا ہے۔ بعض کے آنے پر دنیا روشن اور جانے پر دنیا تاریک ہو جاتی ہے۔ مولانا یوسف متالا کا وجود بھی یقیناً انہیں میں سے تھا۔ مدتوں تاریخ ان کے علمی کارناموں اور عملی فتح یابیوں کا بدل تلاش کرے گی۔ مدتوں خاک چھاننی پڑے گی۔

مولانا متالاؒ انڈیا پلے اور بڑھے، برطانیہ میں جوانی و بڑھاپا گزارا، کینیڈا میں بیمار ہوئے، وہیں اجل نے آن لیا اور وہیں مدفون ہوئے۔

بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شئی قدیر!

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

ماہِ صفر کے توہمات اور اسلامی تعلیمات

اظہر شاہ ستوریانی

صفر اسلامی مہینوں کی ترتیب کا دوسرا مہینہ ہے، جس کے لفظی اعتبار سے متعدد معانی ہیں، خالی معدہ کا ہونا، بیماری وغیرہ کا متعدی ہونا، اس دوسرے معنی کی مناسبت سے عرب زمانہ جاہلیت میں اس مہینے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے، اور اسے صفر المکان یعنی گھروں کو خالی کرنے کا مہینہ کہتے تھے، کیوں کہ وہ تین پے در پے حرمت والے مہینوں کے بعد اس مہینے میں گھروں کو خالی کر کے لڑائی اور قتل وقتال کے لئے میدان کارزار کی طرف نکل پڑتے تھے، اور جنگ وجدال میں مصروف ہوجاتے تھے، ماہِ صفر کے حوالے چند ضروری باتیں مندرجہ ذیل ہے۔

ماہِ صفر دور جاہلیت میں:

اسلام سے قبل دور جاہلیت میں عرب جس طرح بہت سی توہمات اور خرافات کے شکار تھے اسی طرح وہ اس ماہِ صفر کو بھی منحوس اور بھوت پریت کا مہینہ تصور کیا کرتے تھے، جس طرح کسی کام یا سفر شروع کرنے سے پہلے پرندے کو اڑایا کرتے تھے اگر پرندہ دائیں جانب اڑتا تو اس کام یا سفر کو اچھا جان کر شروع کر دیتے تھے اور اگر پرندہ بائیں جانب اڑتا تو اس کام اور سفر کو منحوس خیال کر کے ترک کر دیتے تھے، اسی طرح اس مہینے کو منحوس اور بھوت پریت کا مہینہ کہتے تھے، تین پے در پے حرمت والے مہینوں کے بعد یہ مہینہ جنگ وجدال اور قتل وقتال کا پہلا مہینہ ہوتا تھا جس میں سارا عرب معاشرہ اپنے اپنے گھروں کو خالی کر کے سارے ساز وسامان اور اہل وعیال کا ایک قافلہ لے کر میدان کارزار میں جمع ہوتے تھے اور اپنے نام ونمود، حسب ونسب اور انتقامی جنگوں میں مصروف ہوجاتے تھے۔ اس لئے عرب اسے صفر المکان یعنی گھروں کو خالی کرنے کا مہینہ کہتے تھے۔

اس مہینے میں لڑائی جھگڑوں اور قتل وقتال کی زیادتی کی وجہ سے بہت سے قتل ہوجاتے تھے۔ اس وجہ سے عرب اس مہینے کو منحوس اور بدبخت مہینہ تصور کرتے تھے، مشہور محدث اور تاریخ دان سخاوی اپنی کتاب ''المشہور فی اسماء الایام والشہور'' میں عربوں کے ہاں صفر کی منحوسیت کی وجہ تسمیہ یہی بیان کرتے ہیں کہ عربوں نے جب دیکھا کہ اس مہینے میں لوگ قتل ہوجاتے ہیں اور گھر برباد و خالی ہوجاتے ہیں تو انہوں نے اس مہینے کو اپنے لئے منحوس قرار دیا اور گھروں کی بربادی اور ویرانی کی اصل وجہ کی طرف توجہ نہ دی اور نہ ہی اپنے غلط کاموں کا احساس کیا، لڑائی جھگڑوں، جنگ و جدال سے کنارہ کشی نہ کی بلکہ اس مہینے کو اپنے لئے منحوس قرار دیا، جس کی وجہ سے انہوں نے اس مہینے میں مختلف قسم کے توہمات اور خرافات ایجاد کئے، اور کہا کہ ان کے ذریعے ہم اس مہینے کے شر اور نحوست سے بچتے رہیں گے، مگر حقیقت میں نہ اس مہینے میں نحوست و مصیبت ہے اور نہ ہی یہ بدبختی اور بھوت پریت کا مہینہ ہے بلکہ ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے وہ مصائب وآفات میں مبتلا ہوجاتے تھے، اور اپنی جہالت کی وجہ سے اس مہینے کو منحوس اور بھوت پریت کا مہینہ تصور کرتے تھے۔

ماہِ صفر کی من گھڑت بدعات:

جس طرح زمانہ جاہلیت میں ماہِ صفر کو منحوس جانا جاتا تھا اور اس کے شر و بلاؤں سے بچنے کے لئے مختلف قسم کی خود ساختہ خرافات گھڑ لی تھیں، اسی طرح آج کل کے معاشرے میں بھی ماہِ صفر سے متعلق بدعات وخرافات رواج پذیر ہیں، جو ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں، ماہِ صفر کے پہلے تیرہ دنوں کو منحوس قرار دیا جاتا ہے، اس

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 32545573

میں شادی وغیرہ سے اجتناب کیا جاتا ہے کہ ماہ صفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض وفات میں مبتلا ہوگئے تھے اوران تیرہ دنوں میں مرض وفات میں شدت آگئی تھی، جس کی وجہ سے ان دنوں کو منحوس خیال کرکے خوشی، شادی بیاہ سے اجتناب کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ اس مہینے میں چنے ابال کر محلے میں تقسیم کئے جاتے ہیں تاکہ اس مہینے کے مصائب وآفات سے خلاصی ہو، آٹے کی 365 گولیاں بناکر تالابوں میں ڈالی جاتی ہیں تاکہ اس مہینے میں آنے والی بلائیں ٹل جائیں۔آسمانی بلاؤں، جنات اور مصیبتوں کے بھگانے کے لئے درودیوار کو ڈنڈوں سے مارا جاتا ہے، تاکہ گھر سے بلائیں، جنات اور مصیبتیں نکل جائیں۔اس مہینے کی آخری بدھ کو گھی، چینی اور گڑ کی روٹیاں بناکر تقسیم کی جاتی ہیں اور سیر وتفریح کی غرض سے گھروں سے نکل کر پارکوں کا رخ کیا جاتا ہے کہ آخری بدھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض وفات سے افاقہ ہوا تھا اور غسل صحت فرمایا تھا، جب کہ تاریخی واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ صفر کے آخر بدھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض وفات میں کمی کے بجائے مزید شدت پیدا ہوگئی تھی۔اس کے علاوہ اس مہینے کو مردوں کے لئے بھاری تصور کیا جاتا ہے۔یہ سب خرافات اور توہمات ہیں حقیقت کا اس سے دور دور تک کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے، اسلام نے واضح کیا کہ جیسے اعمال ہوں گے ویسے ہی نتائج نکلیں گے، کوئی لمحہ، کوئی دن ہمارے لئے منحوس نہیں ہے ہماری بداعمالیاں ضرور ہمارے لئے منحوس ثابت ہوتی ہیں، جو قومیں دین فطرت اسلام سے اعراض کرتی ہیں وہ اسی طرح توہمات اور بدشگونیوں کا شکار ہوجاتی ہیں پھرانہیں ہر کام ہر چیز منحوس نظر آتی ہے، یہ توہمات اور بدشگونیاں انسان کو اندر سے کمزور کردیتی ہیں، اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا کامل واکمل یقین انسان کو مضبوط اور مستحکم بنادیتا ہے، پھر انسان کسی دن، کسی ہفتے یا مہینے کو منحوس نہیں کہتا بلکہ وہ ہر خیر وشر کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا یقین رکھتا ہے۔

ماہِ صفر کے اہم واقعات:

اس ماہ میں مختلف اہم اور تاریخی حالات و واقعات کے ساتھ ساتھ غزوات وسرایا کی تعداد بھی بہت زیادہ ہیں۔جیسا کہ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے زادالمعاد میں اس کی جانب اشارہ کیا ہے، ایک روایت کے مطابق اسلام کی سب سے پہلی جنگ غزوہ بدر اسی مہینے میں لڑی گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود اس غزوہ میں شرکت کی، اور مسلمانوں نے تعداد میں کم ہونے کے باوجود کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کیا۔غزوہ ابواء اور بیرمعونہ بھی اسی مہینے میں واقع ہوئی، جب کہ اسلام کی تاریخی فتح خیبر بھی اسی مہینے میں ہوئی، جس سے اسلام کو بہت تقویت ملی۔اسی طرح اس مہینے کی 9 تاریخ کو قبیلہ خثعم کی جانب قطبہ بن عامر کی قیادت میں سریہ روانہ ہوا اور فتح ان کا مقدر بنا۔دین اسلام کے اہم رکن، کفار کی اصلاح اور مسلمانوں کے دفاع کا اہم ذریعہ جہاد کا حکم بھی اسی مہینے میں نازل ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کا آخری لشکر 27 صفر کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں روانہ فرمایا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات کی شدت اور پھر وصال کی وجہ سے مدینہ کے قریب ایک میدان میں ٹھہرا رہا اور بعد میں خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روانہ فرمایا۔ازواج مطہرات میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اور رخصتی بھی اسی مہینے میں ہوئی، حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مہینے میں ہوئی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی مہینے میں مرض وفات میں مبتلا ہوئے۔

ماہِ صفر کی شرعی حیثیت:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد جس طرح جہالت وظلمت، کفروشرک کی بیخ کنی کی اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا اسی طرح مختلف من گھڑت رسومات وخرافات اور خودساختہ توہمات کا بھی خاتمہ کیا۔صفر وہ مہینہ ہے جس میں اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معمول کی عبادات کے علاوہ کوئی خاص عبادت نہ کی اور نہ ہمیں کرنے

ABS
ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

کا حکم دیا، مگر کسی خاص بلا یا مصیبت و پریشانی سے بچنے یا اس کے لئے کسی تدبیر کا بھی حکم نہیں دیا، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماہِ صفر میں بیماری، نحوست اور بھوت پریت وغیرہ کا کوئی نزول نہیں ہوتا۔ (مسلم شریف)

انسان کی نحوست کا تعلق اس کے اعمال کے ساتھ ہے جب کہ وہ سمجھتا ہے کہ نحوست باہر سے آتی ہیں، جس کی وجہ سے کبھی کسی انسان، کبھی کسی جانور، کبھی کسی دن اور رات، کبھی کسی مہینہ اور سال کو منحوس قرار دیتا ہے۔ نحوست اور بدبختی انسان کی بدفالی اور بدشگونیوں سے ہوتی ہے جیسے اس آیت مبارکہ میں ذکر ہے:

ترجمہ: ”اور ہم نے ہر انسان کا شگون اس کے گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے روز ہم ایک کتاب اس کے لئے نکال لیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا، پڑھ اپنا اعمال نامہ، آج اپنا حساب لگانے کے لئے تو خود ہی کافی ہے۔“ (سورہ بنی اسرائیل)

اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کی نحوست اور بدبختی کا تعلق اس کے اعمال اور اس کے بدفالی اور بدشگونی سے ہوتا ہے نہ کہ کسی دن یا مہینہ یا سال سے، بدشگونی اور بدفالی تو سراسر شرک ہے جیسے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو بدشگونی کسی کام سے روک دے تو یقیناً اس نے شرک کیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں پہلی قوموں کا تذکرہ کیا ہے وہاں کئی اقوام کے بارے میں یہ بھی بتایا ہے کہ وہ اپنے انبیاء سے بدشگونی لیتے تھے اور جب کوئی مصیبت نازل ہوتی تو کہتے کہ اسی نبی کی وجہ سے آئی ہے مثلاً موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارے میں بتایا:

ترجمہ: ”پس جب انہیں کوئی چیز ملتی تو کہتے ہیں ہم ہی اس کے حقدار ہے اور اگر ان کا کوئی نقصان ہو جاتا تو موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں سے بدشگونی لیتے ہیں، حالانکہ ان کی شومئی قسمت تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے، لیکن ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے۔“ (سورہ الاعراف)

اسی لئے کسی چیز یا کسی دن میں یا مہینے میں کوئی بدبختی اور بھوت پریت نہیں ہے بلکہ ہمارے اعمال کی نحوست ہے، دن اور رات، سال اور مہینے اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ ہے اس میں کوئی بھی دن یا رات مہینہ یا سال نحوست زدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے اور ان بے بنیاد خرافات اور من گھڑت رسومات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆

تحفظ ختم نبوت کورسز

کراچی.... (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کراچی کے اٹھارہ ٹاؤنز میں تحفظ ختم نبوت کورسز منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ الحمدللہ! اس کے مطابق ضلع جنوبی میں پہلا تین روزہ کورس کیماڑی ٹاؤن کی بلال مسجد میں مولانا حسین کی مشاورت سے طے کیا گیا۔ جس میں پہلے روز راقم الحروف نے کورس کی غرض وغایت بیان کی۔ دوسرے دن مولانا عارف اللہ نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر لیکچر دیا، جبکہ تیسرے دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر درس دیا۔

دوسرا سہ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس لیاری ٹاؤن (ضلع جنوبی) عائشہ مسجد میرا ناکہ میں مولانا کبیر کی نگرانی میں منعقد ہوا، جس کے لئے مولانا ادیب الرحمن، مولانا نعیم اللہ، بھائی رفاقت اللہ نے خوب محنت کی۔ پہلے دن حلقہ شیر شاہ کے مولانا حامد صاحب مدرس جامعہ صفہ نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر بیان کیا، دوسرے دن راقم نے شرکائے کورس کو درس دیا۔ اسی طرح تیسرے دن مولانا عبدالحئی مطمئن نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر لیکچر دیا۔

تیسرا سہ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس حلقہ صدر ٹاؤن میں جامع مسجد سنہری پرنس روڈ میں منعقد کیا گیا جس کی تیاری کے حوالے سے بھائی مظہر، بھائی محمود، مفتی محمد پراچہ، مولانا حمید سعدی سمیت دیگر کارکنان ختم نبوت کی محنت قابل تحسین رہی۔ کورس کا دورانیہ سوا گھنٹہ رہا، پہلا سبق بعد عشاء مفتی محمد پراچہ نے ”عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری“ کے عنوان پر دیا۔ دوسرا سبق مولانا محمد قاسم مبلغ ختم نبوت کراچی نے ”عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت“ پر درس دیتے ہوئے پڑھایا۔ دوسرے دن پہلا درس: مولانا حمید سعدی امام و خطیب جامع مسجد ہذا نے ”قادیانیوں کی آئینی وشرعی حیثیت“ سے متعلق گفتگو کی، جبکہ دوسرا سبق: مولانا محمد رضوان نے ”تحفظ ختم نبوت اور اکابرین ملت کی قربانیاں“ کے عنوان پر بیان کیا۔ تیسرے دن پہلا درس راقم کے ذمہ تھا، لہٰذا ”قادیانیوں سے چند سوالات“ کے حوالہ سے گفتگو کی۔ دوسرا سبق مولانا مفتی اسرار کا طے ہوا تھا مگر ان کا بارش کی وجہ سے پہنچنا ممکن نہ ہوا تو راقم نے ”تحفظ ختم نبوت اور امت مسلمہ کی ذمہ داری“ کے عنوان پر مختصر بیان کیا۔ اللہ رب العزت تمام خدام ختم نبوت کی محنت وکاوشوں کو قبول ومنظور فرمائے۔ آمین۔

امتِ مسلمہ کی حالتِ زار اور اہلِ دین کی ذمہ داری

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

آج عالم اسلام جس المناک صورتحال سے دوچار ہے اس نے ہر دردمند مسلمان کو بے چین و مضطرب کر رکھا ہے اور بظاہر اس دلدل سے نکلنے کی کوئی صورت بھی دکھائی نہیں دے رہی۔

☆......مقبوضہ کشمیر میں بھارتی سنگینوں کے حصار میں نہتے عوام ظلم و تشدد کے ایک اور دور سے گزر رہے ہیں،

☆......روہنگیا مسلمان اپنے وطن اراکان (میانمار/برما) کی شہریت سے محروم ہو کر پڑوسی ممالک میں دربدر خاک چھاننے پر مجبور ہیں،

☆......فلسطینی مسلمان گزشتہ پون صدی سے اسرائیلی جارحیت کا سامنا کر رہے ہیں اور اپنے وطن کی آزادی اور خودمختاری کی منزل سے کوسوں دور نظر آتے ہیں،

☆......شام اور یمن میں آپس کی خانہ جنگی اور بیرونی مداخلت نے شہریوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے،

☆......سنکیانگ کے مسلمانوں کو اپنے اردگرد کسی کی طرف امید کی نظر سے دیکھنے کی سہولت حاصل نہیں ہے،

☆......جبکہ عراق، افغانستان اور لیبیا وغیرہ میں استعماری سازشیں عروج پر ہیں۔

مگر عالم اسلام کی قیادتوں کو اس طرف دیکھنے کی فرصت نہیں ہے اور وہ اپنی ترجیحات اور مفادات کی دنیا میں گم ہو کر رہ گئی ہیں۔ امریکہ بہادر افغانستان سے فوجیں نکال لینے کے ارادے کا اظہار کرتے ہوئے بھی وہاں کسی نہ کسی صورت میں اپنی ٹانگ پھنسائے رکھنے کے جتن کر رہا ہے، اور اقوام متحدہ کشمیریوں کے ساتھ استصواب رائے کرانے کا وعدہ دہراتے ہوئے بھی اس وعدہ کی تکمیل کے لئے کسی پیشرفت پر آمادہ نہیں ہے، جبکہ امت مسلمہ حیرت و اضطراب کے ساتھ اپنی قیادتوں کا منہ دیکھ رہی ہے۔

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی آج ہمارے سامنے ایک زندہ حقیقت کی صورت میں جلوہ گر ہے کہ ”تداعت علیکم الامم تداع الاکل علی قصعتہا“ دنیا کی قومیں تم مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کی ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گی جیسے تیار دسترخوان پر کوئی میزبان اپنے مہمان کو کھانے کی دعوت دیتا ہے۔ آج ہم مسلمان دنیا کی قوموں کے سامنے ”تر لقمہ“ کی صورت میں بکھرے پڑے ہیں اور استعماری عزائم رکھنے والی ہر قوم حسب استطاعت اپنا حصہ وصول کرنے میں مصروف ہے۔ یقیناً یہ اس نوآبادیاتی دور کا منطقی نتیجہ ہے جو مسلم ممالک و اقوام نے گزشتہ دو صدیوں کے دوران مختلف آقاؤں کی غلامی میں گزارا ہے، اور اس دوران سب سے زیادہ زور مسلمانوں کو ایمان و عقیدہ سے محروم کرنے، ان کی تہذیبی و اخلاقی اقدار کو ختم کرنے، اور ان پر دین و ثقافت کے ذوق و احساس تک سے محروم قیادتیں مسلط کرنے پر رہا ہے، چنانچہ آج اسی نوعیت کی قیادتیں عالم اسلام کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے ہیں اور ہم آزاد کہلانے کے باوجود ”ریموٹ کنٹرول غلامی“ کے حصار میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اس سال حج کے موقع پر میدان عرفات میں اپنے خطبہ کے دوران فضیلۃ الشیخ محمد بن حسن آل شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ نے اسی نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے جو ہمارے خیال میں سب سے زیادہ قابل غور اور لائق توجہ ہے کہ مسلمانوں کو سیاسی قوت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنے مسائل و مشکلات پر قابو پانے کے لئے کچھ نہیں کر سکیں گے۔

ہماری سیاسی صورتحال یہ ہے کہ ساٹھ کے لگ بھگ حکومتیں اور فوجیں رکھنے کے باوجود ہم اپنے فیصلے خود کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں، ہمارے معاشی وسائل ہمارے کنٹرول میں نہیں ہیں، اور ہماری تہذیب و ثقافت مسلسل یلغار کی زد میں ہے جس کے باعث ہم اپنی نئی نسل کے عقیدہ و ایمان کے حوالہ سے بھی عدم تحفظ کا شکار ہو چکے ہیں، بلکہ فکری اور تہذیبی طور پر نئی نسل ہمارے ہاتھوں

سے نکلتی دکھائی دے رہی ہے۔اس وقت سب سے زیادہ مشکل صورتحال سے اہل دین دوچار ہیں جن کے لئے خدمات سرانجام دینے کا کام کٹھن سے کٹھن تر ہوتا جارہا ہے کہ دین کی بات کرنا، کسی دینی تقاضے کی طرف حکمرانوں کو توجہ دلانا، اور دینی اقدار و روایات کے تحفظ کی خاطر آواز اٹھانا بتدریج ''جرم'' سمجھا جانے لگا ہے۔اور معاملہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی طرف بڑھتا دکھائی دے رہا ہے کہ دین کی بات کرنا ''کالقابض علی الجمر'' جلتے انگارے کو ہاتھ میں لینے کے مترادف ہو جائے گا۔مگر ان حالات میں سب سے زیادہ ذمہ داری بھی اہل دین ہی کی بنتی ہے کہ مایوسی کی دلدل میں دھنستی چلے جانے والی امت کا عالم اسباب میں آخری سہارا بہرحال وہی ہیں اور جو بھی کرنا ہے انہوں نے ہی کرنا ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اکابر کی جدوجہد کا تسلسل موجود ہے، ان کی روایات کا اثاثہ محفوظ ہے اور قرآن وسنت کے ساتھ ساتھ فقہی احکام و قوانین کا ذخیرہ ہمارے سامنے ہے، ہمیں نہ صرف خود کو اس سنگین صورتحال میں امت کی راہنمائی اور قیادت کے لئے مستعد رکھنا ہے بلکہ نئی نسل کو بھی اس کے لئے تیار کرنا ہے اور اپنے علمی، دینی اور روحانی ماضی کے ساتھ وابستگی کو مستحکم رکھتے ہوئے ''رجوع الی اللہ'' کا بطور خاص اہتمام کرنا ہے کیونکہ اصل قوت وہی ہے اور فیصلے وہیں ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ اہل دین کے تمام طبقوں کو اس نازک وقت میں اپنے اپنے فرائض صحیح طور پر سرانجام دیتے رہنے کی توفیق سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد، ۵؍ستمبر ۲۰۱۹ء)

ہمارے اصلی ہیروز

محترم جناب.............حوصلہ انتظامیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

تمہیدی گفتگو سے پرہیز کرتے ہوئے، براہ راست اپنا مدعا بیان کرتی ہوں......جناب! ہمارے ہیروز میں شامل غیر مسلم شخصیات کو گارڈ آف آنر دینا منظور ہے..... مگر قادیانیوں، منکر حدیث، گستاخانِ رسول کو خراج تحسین پیش کرنے پر سخت احتجاج کرتے ہوئے آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ اس ایونٹ کی فہرست میں شامل ہیروز میں سے قادیانیوں اور گستاخانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام خارج کر دیا جائے۔۔!!.....افتخار جنجوعہ قادیانی، عبدالسلام قادیانی غلام احمد پرویز (منکر حدیث) وغیرہ وغیرہ ہم ایسے اشخاص کو جو ہمارے حقیقی ہیروز کے حق میں ڈاکا ڈالنے کے مجرم ہیں۔ انہیں ہم یا آپ قومی ہیرو کہیں۔ ہرگز نہیں، قطعاً نہیں، کبھی بھی نہیں۔ یہ ہمارے ہیروز ہو ہی نہیں سکتے بلکہ ان جیسوں کو ہیروز تسلیم کرنا۔ یہ ہماری ایمانی غیرت وحمیت کے خلاف ہے۔ کیا مسلمان ہیروز کم پڑ گئے جو قومی ہیروز کے لئے غیر مسلم ہیروز مستعار لے لئے گئے....؟؟

ہماری تاریخ بھری پڑی ہے بے نام قومی ہیروز سے۔ جو ہیرو ہوتا ہے وہ کسی داد وتحسین کا محتاج نہیں ہوتا اور نا ہی وہ نام ونمود، سستی شہرت کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔

اصلی ہیروز تو وہی ہیں جو عقیدتوں کے کفن پہنا کر سینوں میں دفنائے جاتے ہیں۔ رازوں کی طرح جو راہ حق میں مارے گئے وہ کسی گارڈ آف آنر کے محتاج نہیں ہوتے، زندہ قومیں اپنی نسلوں میں سینہ بہ سینہ ان کا نام رہتی دنیا تک سینت سینت کر رکھتی ہیں۔ آسمانوں میں ان کا تذکرہ ہوتا ہے۔

ہمارا آپ کا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ تاقیامت بند کر کے ختم نبوت کی مہر ثبت کر دی گئی تھی۔

یہ کھلی حقیقت جاننے کے باوجود مرزا غلام قادیانی ملعون نے ہمارے آقائے کائنات، خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں ڈاکا ڈال دیا اور خود دعوئ نبوت کر بیٹھا، اور اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ خود اتنے دعوے کئے کہ الامان الحفیظ۔ بیک وقت خود کو امام مہدی، عیسیٰ ابن مریم کہتا ہے۔ اور تو اور خدا ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا۔!!

جس کے پیروکار مسلمانوں کا بھیس بدل کر تمام عالم دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔ جن کا مقصد دین اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنا ہے۔ آپ انہیں ہیروز مانیں گے؟ جنہوں نے ہمیشہ امت مسلمہ کی پیٹھ میں خنجر گھونپا۔ جو انگلی کٹا کر شہیدوں میں شامل ہوگئے۔ پہلے پہل تو آپ قوم کو قومی ہیروز کی پہچان کروائیں۔ ہم ہرایرے غیرے کو اپنا قومی ہیرو نہیں مان سکتے۔ ہیرو کہتے کسے ہیں؟ یہ ہماری قوم کے نوجوانوں کو بتایا ہی نہیں گیا۔ ہم تو بس لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے اسلام پھر پاکستان اور پاکستان بنانے کا مقصد کیا تھا کہ؟ ایک اللہ، ایک (آخری) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک قرآن پاک کے ماننے والوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنا۔ اب چاہے آپ لوگ مجھے بلاک کر دیں، یا ان فرینڈ حق گوئی سے نہیں روک سکتے۔ میرا قلم قادیانیوں کو گستاخ رسول، دشمنان اسلام لکھتا رہے گا۔ وہ ہمارے ہیروز کیسے ہو سکتے ہیں؟ ہم اہل اسلام انہیں ہیروز کہنے کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔!! ہیروز کی فہرست میں سے ان کا نام کاٹ دیا جائے۔ قادیانی ہمارے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم ہیں، ہماری قوم کے دشمن ہیں۔ ہم انہیں ہیروز نہیں مانتے۔!!! لانبی بعدی، ختم نبوت زندہ باد۔

خادمہ ختم نبوت: بنت سید کمال شہود (اہلیہ شعیب احمد)

قادیانیوں کو اگر کفریہ طاقتوں کے ایجنٹ بننے پر ناز ہے تو ہمیں محمد عربی ﷺ کی غلامی پر ناز ہے

سالانہ ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاؤالدین میں مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا ولولہ انگیز خطاب

منڈی بہاؤالدین (محمد مسعود حجازی) ملکی آئین میں موجود اسلامی دفعات بالخصوص تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کا قانون قادیانیوں کے سرپرستوں کے نشانے پر ہیں۔ ان کو تبدیل اور غیر مؤثر بنانے کی سازشیں ملکی اور عالمی سطح پر عروج پر ہیں۔ ویسے تو قادیانی، قادیانیت نواز اور کفریہ طاقتیں ہر دور حکومت میں اپنے اس مذموم منصوبے کی تکمیل میں کوششیں کرتے رہے لیکن موجودہ حکومت کے قیام کے ساتھ ہی قادیانیوں کو پر لگ چکے ہیں۔ قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا مسرور احمد کے ایک ویڈیو کلپ جو سوشل میڈیا پر مسلسل گردش میں رہا۔ جس میں اس سے جب پوچھا گیا کہ پاکستان کے موجودہ حالات میں قادیانیوں کا مرکز پاکستان چلا جائے گا۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ: ''پاکستان میں ہمارا مرکز جائے یا نہ جائے مگر پاکستان کا آئین ضرور بدلے گا اور وہاں پر قادیانیوں کو سکون کا سانس نصیب ہوگا۔'' اس کلپ نے مذہبی طبقوں میں کھلبلی مچادی اور قانون ختم نبوت میں تبدیلی کی قادیانیوں کی کاوش کے خدشات کو خطرات میں بدل دیا۔

''اس کے ردعمل میں ملک کی مذہبی جماعتوں نے اپنی پالیسی کے مطابق قانون ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے کوششیں شروع کردیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے حوالے سے ایک قابل تقلید و تحسین شناخت رکھتی ہے اور حادثاتی نہیں بلکہ منظم انداز میں ہر وقت تقریری تحریری طور پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کا تعاقب جاری رکھے ہوئے ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کو اپنے وقت کی علم وعمل کی جامع شخصیات، دریائے تصوف کے ماہر خواص اور اکابر امت کی سرپرستی حاصل رہی ہے اور حاصل ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اسٹیج امت کی وحدت کا مظہر ہے جس کا عملی ثبوت عالمی مجلس کے تحت ہونے والے پروگرامز بالخصوص چناب نگر میں ہونے والی عالمی سالانہ ختم نبوت کانفرنس جس میں تمام مکاتب فکر کے ذمہ داران کی شرکت ہوتی ہے۔ موجودہ حکومت میں دستور پاکستان کی اسلامی دفعات کو درپیش خدشات و خطرات کو مدنظر رکھتے ہوئے ملکی، صوبائی، ڈویژنل اور ضلعی سطح پر ختم نبوت کے عنوان پر کانفرنسز کے انعقاد کا سلسلہ شروع کردیا۔ ضلع منڈی بہاؤالدین جو کہ فتنہ قادیانیت کے حوالے سے ایک حساس ضلع ہے۔ یہاں پر واقع قادیانیوں کی شاہ تاج شوگر مل جو کہ پوری دنیا میں فتنہ قادیانیت کی تبلیغ کے سلسلے میں مالی معاونت جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس مل کے قادیانی مالکان کی مالی سپورٹ کو قادیانیوں کے سربراہ ہر دور میں خراج تحسین پیش کرتے رہے ہیں۔ اس ضلع میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا منظم نیٹ ورک ہے جس کے ضلعی سرپرست مولانا عبدالماجد شہیدی، ضلعی امیر قاری عبدالواحد اور موجودہ مبلغ مولانا محمد قاسم سیوطی ہیں۔ یہ حضرات عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے لئے جماعتی پالیسی کے مطابق ہر دم متحرک رہتے ہیں۔ مولانا عبدالماجد شہیدی صاحب جو کہ فتنہ قادیانیت پر وسیع مطالعہ رکھتے ہیں، ان کی تبلیغی کوششوں کے نتیجے میں کئی قادیانیوں کا جھوٹے نبی سے رشتہ ختم کروا کر نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ کرچکے ہیں، الحمدللہ۔ اس مبارک عمل میں کئی دفعہ راقم کو بھی شرکت کی سعادت حاصل رہی ہے۔ موجودہ تشویش ناک حالات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین نے باہمی مشاورت سے ڈیڑھ ماہ پہلے 4/ستمبر بروز بدھ بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد ریلوے روڈ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کردیا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا ضلع کے ہر خاص و عام کو انتظار رہتا ہے۔ کانفرنس کی مشاورت کے بعد مخدوم العلماء صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مفتی طاہر مسعود اور مولانا نور محمد ہزاروی کا وقت فائنل کرلینے کے

بعد جوں ہی کانفرنس کا اعلان سوشل میڈیا کے ذریعے کیا گیا تو ضلع میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے ضلعی مبلغ مولانا محمد قاسم سیوطی نے ضلع بھر میں دعوتی مہم شروع کردی۔ اپنے مکتب فکر کی ہر مسجد ومدرسہ میں بیانات کا سلسلہ شروع کردیا گیا۔ عالمی مجلس کے ضلعی امیر قاری عبدالواحد کی صدارت میں اجلاس شروع ہوگئے جس میں کانفرنس کی تیاریوں کا جائزہ لیا جانے لگا۔ کانفرنس کے پینافلکس، اشتہار اور ہینڈ بلز سے اشتہاری مہم نے ضلع میں ایک ماحول پیدا کردیا۔ ضلعی مبلغ نے ہر طبقے سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کردیا۔ ضلع کی تینوں تحصیلوں منڈی بہاؤالدین، ملکوال اور پھالیہ میں دعوتی مہم زور وشور سے شروع ہوگئی۔ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور کانفرنس کا دن آ گیا۔ جوں ہی سورج غروب ہونا شروع ہوا تو ضلع منڈی بہاؤالدین، گجرات اور سرگودھا سے عاشقان ختم نبوت طلوع ہونا شروع ہوگئے۔ عشاق کے یہ قافلے مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے اور یہ عزم لئے ہوئے کہ ”محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر جان بھی قربان“ مرکزی جامع مسجد میں جمع ہونا شروع ہوگئے۔ کانفرنس کے منتظمین نے حسب روایت کانفرنس کے شرکاء کے لئے کھانے کا وسیع اور شاندار انتظام کیا ہوا تھا بالخصوص عاشق ختم نبوت محترم مختار گجر صاحب نے پروگرام کے کھانے کا تمام انتظام اپنے ذمہ لے کر علماء و دیگر احباب کی خوب دعائیں لیں۔ شہر سے باہر آنے والے افراد کے لئے مغرب کے متصل کھانا کھلانے کا انتظام تھا۔ کھانا کھلانے کی ذمہ داری عالمی مجلس کے ضلعی ناظم شعبہ نشر واشاعت مولانا محمد سہیل کی تھی ان کے ساتھ عالمی مجلس کے ضلعی ناظم عمومی مولانا خالد معاویہ اور مولانا محمد کاشف فاروق نے انتہائی احسن طریقے سے نبھائی۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس کانفرنس کے انتظامی معاملات میں جمعیت علمائے اسلام کے علاوہ ضلع بھر کے دینی مدارس کے ذمہ داران، اساتذہ وطلبا خوب تعاون کرتے ہیں۔ پارکنگ کے لئے جامعہ انوار مدینہ میانہ گوندل، دارالعلوم، جامعہ عثمانیہ، مدرسہ عبداللہ بن عباس، جامعۃ الصفدرین کے طلبا ذمہ داری نبھا رہے تھے۔

کانفرنس کی صدارت پیر طریقت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب نے کی اور خطاب مولانا اللہ وسایا، مفتی طاہر مسعود، مولانا عبدالماجد شہیدی، مولانا محمد قاسم سیوطی نے کیا۔ جبکہ نقابت کے فرائض مولانا نور محمد ہزاروی اور جزوی طور پر راقم نے سرانجام دیئے۔ نعتیہ کلام چیئرمین نعت کونسل حافظ فیصل بلال حسان نے پیش کیا۔ مقررین نے ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے عنوان پر خوبصورت انداز میں خطاب کیا۔ مرکزی خطاب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کرنا تھا جس کا ہر ایک کو انتظار تھا۔ مولانا عبدالماجد شہیدی صاحب نے مولانا اللہ وسایا صاحب سے درخواست کی کہ آج کی ہماری نئی نسل کو ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کی تحریک کا کوئی علم نہیں ہے، اس عنوان پر بیان فرمائیں۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے بیان شروع کرنے سے پہلے کہا کہ میرا ارادہ تو کچھ اور بیان کرنے کا تھا لیکن مولانا شہیدی کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔ مولانا صاحب نے سوا گھنٹہ بیان کیا جس کا خلاصہ قارئین کی نذر کررہا ہوں۔ خطبہ مسنونہ کے بعد۔ مولانا نے کہا: آج کل ہمارے ملک میں کرنٹ ایشو چار مسائل ہیں۔ سرگودھا سے تعلق رکھنے والا قادیانی عبدالشکور کی امریکی صدر ٹرمپ سے ملاقات، مرزا مسرور کا ملکی آئین کی تبدیلی کے متعلق بیان، قادیانیوں کے کہنے پر ایک این جی او کا اقوام متحدہ میں قادیانی مسئلے کو لے جانا اور چوتھا مسئلہ ان حالات میں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت یہ قادیانیوں کی احمقانہ جسارت سے شروع ہوکر ملکی پارلیمنٹ میں طویل بحث کے بعد ان کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر منتج ہوئی۔ قادیانیوں کا چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر سیر کے لئے جانے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کو اپنا جماعتی لٹریچر تقسیم کرنا، طلبا کو لینے سے انکار اور مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف نعرہ بازی، واپسی پر قادیانی دہشت گردوں کا ان طلبا پر لوہے کے راڈوں اور ہنٹروں سے بدترین تشدد کرنا، جس کی اطلاع ملتے ہی ملک بھر میں نہ ختم ہونے والا احتجاج کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مولانا صاحب تحریک ختم نبوت کو انتہائی جچے تلے اور عام فہم انداز میں بیان فرما رہے تھے سامعین اپنے آپ کو تصورات کی دنیا میں تحریک میں شامل محسوس کررہے تھے۔ مولانا صاحب نے تحریک کی جزئیات تک بیان فرمائیں۔ ہر مسلک کے علماء کرام کے نام لے کر ان کی اس تحریک میں جدوجہد کا تذکرہ کیا۔ اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور نصرت بھٹو سے مفتی محمود اور مولانا غوث ہزاروی رحمہم اللہ کی دلچسپ ملاقاتیں اور حاضر دماغی کے واقعات کو مزاحیہ

انداز میں پیش کر کے سامعین کو خوب محظوظ کیا۔ تحریک کی کارگزاری کے دوران مولانا خود بھی اور شرکاء بھی خوب نعرے بازی کرتے رہے۔ مولانا صاحب نے کہا کہ قادیانی جتنا مرضی پروپیگنڈا کرلیں، ختم نبوت کے قانون میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ آنجہانی مرزا طاہر کا بیان کہ ملک پاکستان کے آئین میں ہمارے خلاف شق کو اگر تبدیل نہ کیا گیا تو ملک ٹوٹ جائے گا۔ مولانا صاحب نے مرزا طاہر کے اس بیان کو نقل کرنے کے بعد انتہائی ایمانی جوش و جذبے لہجے میں کہا: قادیانی سن لیں! نہ قانون ختم نبوت تبدیل ہوگا اور نہ ہی ملک پاکستان ٹوٹے گا یہ دونوں تاقیامت قائم ودائم رہیں گے۔ ملکی آئین اور ملک پاکستان کو توڑنے کی دھمکیاں دینے والے خود ٹکڑے ہوجائیں گے لیکن یہ اپنی جگہ قائم رہیں گے۔ قادیانیوں کو اگر کفریہ طاقتوں کے ایجنٹ بننے پر ناز ہے تو ہمیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر ناز ہے۔ قادیانی عبدالشکور کا ملک پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کرنا کہ وہاں پر ہمارے ساتھ زیادتی ہوتی ہے اور ہمارے گھروں کو جلایا جاتا ہے، یہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نبوت والے جھوٹے دعوے کے بعد دوسرا بڑا جھوٹ ہے۔ قادیانی عبدالشکور دیگر قادیانیوں کی طرح ملک کو بدنام کرنے کے لئے جھوٹ بولنے والی روش پر چل رہا ہے۔ مولانا صاحب نے حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے کہنے پر ایک این جی او اقوام متحدہ میں قادیانی مسئلے کو لے گئی تو حکومت کو چاہئے کہ مضبوط ماہرین قوانین کو اس مسئلے کے لئے اقوام متحدہ بھیجے تاکہ ان کی یہ مذموم کوشش کو ناکام بنایا جاسکے۔ ان حالات میں ہماری ذمہ داری یہی ہے کہ ہر مسلمان چلتا پھرتا ختم نبوت کا مبلغ بنے۔ مولانا صاحب نے موجودہ حالات میں اسلامی دفعات میں ترمیم میں اغیار کی کوشش ناکام بنانے میں قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ اس کے علاوہ ملک بھر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں مختلف اضلاع میں کانفرنسوں کے انعقاد کی صورت سے آگاہ کیا۔ مولانا صاحب کا کیا بیان تھا؟ ایک شاہکار تھا۔ ان کا ہر لفظ سامعین کی روح میں اتر رہا تھا اور ہر جملہ دل کی گہرائیوں میں جگہ بنا رہا تھا۔ مولانا صاحب کی زبان جب قصر قادیانیت پر شعلے برسا رہی تھی تو اس کی تپش سامعین میں واضح محسوس ہو رہی تھی جس کے نتیجے میں فضا ختم نبوت کے نعروں سے وقفے وقفے سے گونج رہی تھی۔ مرکزی جامع مسجد اپنی وسعت کے باوجود تنگ دامنی کا شکوہ کر رہی تھی۔ کانفرنس کا اختتام مخدوم العلماء مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب کی دعا پر ہوا اور شرکاء اپنے سینوں میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کو مشن بنانے کا عزم لئے مسجد سے رخصت ہورہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقدس مشن کے لئے قبول فرمائے۔ آمین! ☆☆

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں جید علماء کرام اور قانون داں حضرات کا وفد بھیجا جائے

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد سعدی پارک مزنگ لاہور میں دارالعلوم مدنیہ کے استاذ الحدیث مولانا عبدالرحیم کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، مولانا مفتی محمد احسن، پیر رضوان نفیس، مولانا محمد قاسم گجر، قاری مقصود احمد، مولانا عبدالوحید و دیگر نے شرکت کی۔ مولانا اللہ وسایا نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری اور مذہبی فریضہ ہے۔ مولانا مفتی محمد احسن نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا دفاع دراصل اسلام کا دفاع ہے، قادیانی جہاں بھی جائیں گے ان کا مقابلہ دلائل اور براہین سے کیا جائے گا۔ اسلام کا تحفظ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اس کی بنیاد عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے اور منکرین ختم نبوت فتنہ قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں کے خلاف آئینی و قانونی جدوجہد جاری رکھی جائے۔ اسلام پسند و محب وطن عناصر فتنہ قادیانیت کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کے خلاف متحد ہوجائیں اور قادیانیوں کی ناپاک سازشوں کا آئینی و قانونی مقابلہ کرنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں جو کہ تمام مسلمانوں کا دینی، ملی و قومی فرض ہے علمائے کرام اور ملک کے مقتدر حلقوں کو اس مسئلے کی حساسیت کا احساس کرتے ہوئے اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے۔ علماء کرام نے وفاقی وزارت مذہبی امور سے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں قادیانیوں کے بارے میں پیش کی جانے والی تجاویز پر پاکستان کا قومی موقف پیش کرنے کے لئے جید علماء کرام اور قانون دان حضرات کا اعلیٰ سطحی وفد بھجوانے کا اہتمام کیا جائے تاکہ کسی بھی یکطرفہ فیصلے کے امکان کو روکا جاسکے۔

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس، لاہور

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۱ر ستمبر ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس وحدت روڈ کرکٹ گراؤنڈ لاہور میں روایتی جوش وخروش سے شروع ہوئی، ملک کے مختلف شہروں، قصبوں و دور دراز علاقوں سے مجاہدین ختم نبوت وعاشقان ختم نبوت کی قافلوں کی صورت میں آمد ہوئی، گراؤنڈ کی فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی، ختم نبوت کے پروانے دیوانہ وار کانفرنس میں شامل ہوئے، کانفرنس کی افتتاحی نشست کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا اس کے بعد حمد باری تعالیٰ پیش کی گئی۔ پہلی نشست کی صدارت مجلس لاہور کے نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس نے کی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کے مشترکہ عقائد ونظریات پر کسی قسم کا سمجھوتہ اور سودا بازی کرنے والے اسلام اور ملک کے غدار ہیں۔ اسٹیبلشمنٹ اور بیورو کریسی میں چھپے ہوئے قادیانی، غیر محسوس انداز میں مذہبی اور جمہوری قوتوں کے درمیان ٹکراؤ کی صورت پیدا کررہے ہیں تاکہ ملک کو مذہبی ومعاشی حوالہ سے عدم استحکام کا شکار کیا جاسکے۔ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات و کارروائیوں کے پس پردہ قادیانیوں کا پیسہ اور بیرونی ایجنسیوں کے ڈالر کام کررہے ہیں۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانی اوران کے آلہٗ کاروں کا خطرناک کھیل ملکی سلامتی کے لئے زہر قاتل ہے، قادیانی اسرائیل وبھارت کے ساتھ سیاسی گٹھ جوڑ

رپورٹ: مولانا عبدالنعیم

پاکستان اور ملت اسلامیہ کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے، حکمران قادیانیوں کی پاکستان کے خلاف سازشوں کا راستہ روکیں۔ مجلس لاہور کے جنرل سیکریٹری مولانا علیم الدین شاکر نے کہا کہ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ قادیانیوں نے پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کیا اور وہ اکھنڈ بھارت کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں، مجلس کے مرکزی سیکریٹری جنرل مولانا عزیز الرحمٰن نے کہا کہ ہماری تاریخ گواہ ہے کہ وطن کی سلامتی اور دفاع کے لئے ہم نے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا علماء وشمع رسالت کے پروانوں کی عظیم ولازوال قربانیاں رنگ لائیں۔

مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم نے کہا کہ سول وملٹری بیوروکریسی کی کلیدی پوسٹوں اور حساس عہدوں پر قادیانیوں کا براجمان ہونا ملکی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ ہے جن کا محاسبہ بہت ضروری ہے، قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔ قادیانیوں کا تمام لٹریچر ضبط کیا جائے۔ تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے قانون کا ہر صورت تحفظ کریں گے۔ قادیانی پاکستان کے خلاف عالمی سطح پر جو سازشیں کررہے ہیں اس کا نوٹس لیا جائے۔ حکومت قادیانیوں کے بارے میں ۱۹۷۴ء کے قانون پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔ قادیانیوں کو اسلامی اصلاحات استعمال کرنے سے روکا جائے۔ قادیانیوں نے مغربی ممالک کو اپنے پروپیگنڈے کا مرکز بنالیا ہے۔ پاکستان اور اسلام کے خلاف ان کی سرگرمیاں تیز ہوتی جارہی ہیں۔

مولانا خالد عابد نے کہا کہ پاکستان کی مذہبی قوتیں دینی جماعتیں پاکستان کی محبت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتی ہیں، عقیدہ ختم نبوت اسلام کی روح ہے اس کی عظیم عمارت اس بنیاد پر قائم ہے آئین پاکستان میں قادیانیت کے بارے میں دفعات کے خلاف ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا، مولانا عبدالعزیز نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کوئی مذہبی یا مذہبی فرقہ نہیں، عالم اسلام کے خلاف استعمار کا خود کاشتہ پودا ہے اور یہ استعمار کے ایجنڈے پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کے ممبران اور تحریک ختم

نبوت کے قائدین کوخراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ قادیانیوں کوغیر مسلم اقلیت قرار دینا،اس وقت کی اسمبلی کا عظیم کارنامہ ہے انہوں نے کہا کہ اس فیصلے کو امت مسلمہ کی طرف سے قومی و ملی جذبہ سے یادرکھا جائے گا۔

مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عارف شامی نے کہا کہ سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں میں قادیانیوں کی غیر قانونی اور اشتعال انگیز سرگرمیاں قابل تشویش اور لمحہ فکریہ ہیں۔حکومت پاکستان نوجوان نسل کا ایمان بچانے کے لئے ملک کے تمام تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ داخل کرے۔عقیدہ ختم نبوت کے خلاف قادیانیت نواز پالیسیوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا جائے گا۔مولانا جمیل الرحمٰن اختر نے کہا کہ ختم نبوت کے غیر متنازعہ اور مشترکہ مسئلہ کو فرقہ واریت سے جوڑنے کے لئے یہودی و قادیانی ایجنٹ کو پروان چڑھایا جارہا ہے۔اسلامیان پاکستان ان گھناؤنی سازشوں کا ادراک کر کے اتفاق و یکجہتی سے ناکام بنانے میں کردارادا کریں۔علماء نے کہا کہ قادیانی اپنی آئینی حیثیت تسلیم نہ کر کے آئین پاکستان سے بغاوت کے مرتکب ہورہے ہیں ان پر آئین اور ملک سے غداری کے مقدمات قائم کئے جائیں اور انہیں آئین کا پابند بنایا جائے اسلام کے نام سے معرض وجود میں آنے والے ملک پاکستان میں قادیانی اور یہودی ایجنڈا نہیں چلنے دیا جائے گا۔قادیانی جو اکھنڈ بھارت کا مذہبی عقیدہ رکھتے ہوں وہ بھلا پاکستان کے وفادار ہو سکتے ہیں؟ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس ہے،اس کے بغیر کسی کے مسلمان ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا پاکستان کی سالمیت کے لئے ہم میدان میں اتر کر دشمنوں کا مقابلہ کریں گے انہوں نے کہا اس وقت ہمیں چیلنجز کا سامنا ہے لیکن دشمن کے عزائم ہم کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اہل اسلام ایسے ہی اتحاد و یگانگت واتحاد کا مظاہرہ کرتے رہے تو وہ دن دور نہیں جب قادیانیت اور اس کے ہمنوا ایک روز خس و خاشاک کی طرح اس ریلے میں بہہ کر اپنا نام ونشان کھو بیٹھیں گے اوران شاء اللہ! فتح اسلام و پاکستان کی ہوگی۔کانفرنس کی اس پہلی نشست سے مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مفتی عزیز الرحمٰن، مولانا قاضی عبدالودود، مولانا عبدالرحمٰن، قاری معاویہ محمود مکی، قاری عبداللہ نفیس، مفتی عمر یونس، پیر زبیر جمیل، مولانا غضنفر عزیز ودیگر نے بھی خطاب کیا۔

کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز عشاء کی نماز کے بعد ہوا۔اس نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امراء مولانا پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا عزیز احمد، مولانا خلیل احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں میانوالی نے کی، جبکہ اس نشست کے مہمان خصوصی جمعیۃ علماء اسلام و متحدہ مجلس عمل پاکستان کے مرکزی امیر قائد جمعیۃ، قائد اسلامی انقلاب مولانا فضل الرحمٰن تھے۔ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت کا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے اس بابرکت محفل میں شرکت کی دعوت دی۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ختم نبوت کے دشمنوں کا جس طرح تعاقب کیا اور اسلام کے قلعہ کی حفاظت کی اس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ برصغیر میں عقیدہ ختم نبوت کا انکار انگریز استعمار کی وہ فتنہ گری ہے جو آج پوری دنیا میں پھیل چکی ہے،جس کا تحفظ اور نگرانی آج مغرب کر رہا ہے کوئی بھی مسلمان عقیدہ ختم نبوت پر کسی قسم کی نرمی نہیں برت سکتا، میں سلام عقیدت پیش کرتا ہوں اپنے اکابر کو جنہوں نے ہمیں شعور دیا۔ اگر ہم واقعتاً اپنے اکابر کے نام لیوا ہیں اور ان کے وارث ہیں تو اس کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی صلاحیتوں کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے وقف کردیں۔آج ملک میں سوالات اٹھائے جارہے ہیں، یہ ایک نظریاتی کشمکش ہے۔یہ معاملہ آج کا نہیں 1400 سال سے یہ حق و باطل کی کشمکش جاری ہے۔اگر بے دین طبقہ اپنے آقاؤں سے وفاداری کا مظاہرہ کرسکتا ہے تو ہم بھی اپنے اکابر کے نقش قدم پر چل سکتے ہیں۔ ٹی وی کے پروپیگنڈوں کا شکار مت ہوں یہ وقت استقامت کا متقاضی ہے، ہم ٹی وی اور میڈیا کے تبصروں سے مرعوب نہیں ہونے والے۔جعلی حکومت کے آنے کے بعد مدارس سے متعلق کس قسم کی سوچ کا اظہار کیا گیا۔توہین رسالت کی مرتکب خاتون کو عالمی دباؤ پر رہا کیا گیا۔ایک نظریاتی ریاست سے توہین رسالت کے مرتکب کو تحفظ فراہم کیا گیا آج ٹکراؤ نظریات کا ہے، ہم معذرت خواہانہ رویہ کیوں اختیار کریں ہم نے اس ملک میں عالمی دباؤ کے نتیجہ میں ہونے والے فیصلے کے خلاف 15 ملین مارچ کئے، جمہوریت کو آئین تحفظ دیتا ہے تو ہم اس کے تحفظ کی جنگ لڑ رہے ہیں، آئین ختم نبوت کے قانون کو بھی تحفظ فراہم کرتا ہے، جو بات ہم کر رہے ہیں یہ ملک کے آئین کے عین مطابق ہے پوری دنیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ تم نے ختم نبوت کو لاوارث سمجھ رکھا ہے مگر یاد رکھو، اس کے

محافظ پوری دنیا میں موجود ہیں اس قانون کی حفاظت کرنا بخوبی جانتے ہیں، اس ملک میں اسلام اور ناموس رسالت لاوارث نہیں۔ میں پیغام دینا چاہتا ہوں کہ پاکستانی عوام کسی سے مرعوب نہیں، یہ اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنا جانتی ہے، میری تاریخ جدوجہد آزادی سے بھری پڑی ہے، میں غلامی سے انکار کرتا ہوں، میں آج بھی آزادی کا علمبردار ہوں تم نے الیکشن میں دھاندلی کرائی اور بیرون دنیا کو پیغام دیا کہ اس ملک میں مذہبی طبقے کی اہمیت نہیں، ہم نے 15 ملین مارچ کر کے ثابت کیا کہ مذہبی طبقہ آج بھی ثابت قدم ہے۔ اگر جمہوریت مانتے ہو تو دیکھ لو ہمارے ملین مارچ جس میں لاکھوں عوام نے جمع ہو کر اپنا وجود ثابت کر دیا اب ان روایات کو تبدیل کرنا ہوگا، جمعیت علماء اسلام ایک مضبوط سیاسی قوت ہے، اگر ہمارا راستہ روکا گیا تو کسی کو بھی چلنے نہیں دیں گے۔ آج ملک میں ہر طبقہ بے چین ہے، انسانی حقوق کے ادارے بھی پریشان ہیں نوجوانوں کو نوکریوں کا وعدہ کر کے بے روزگار کر دیا گیا، پاکستان کی موجودہ حکومت نے گزشتہ تمام حکومتوں کے ریکارڈ توڑ دیئے، قرضوں میں ریکارڈ اضافہ ہو چکا آج ملک میں کاروباری طبقہ عدم اطمینان کا شکار ہے، سرمایہ سمٹ چکا، کوئی بندہ سرمایہ کاری کرنے کو تیار نہیں۔ کرتارپور کوریڈور کو کھول کر سکھوں کو راستہ فراہم کیا جا رہا ہے افغانستان قبائل کو راستہ فراہم کر رہا ہے، یہ کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے جعلی وزیراعظم ایران میں جا کر اس بات کا اعترافی بیان دے رہا ہے کہ ہاں ہمارا ملک دہشت گردی میں ملوث ہے، آج کا جعلی وزیراعظم وعدہ معاف گواہ بن چکا، پوری دنیا میں قادیانی نیٹ ورک متحرک ہوا اور پاکستان سے امیدیں وابستہ کر لی گئیں۔ قادیانی اطمینان کا اظہار کر رہا ہے کہ پاکستان کا آئین تبدیل ہوگا ربوہ ٹائم کرتارپور منصوبہ پر خوشی کا اظہار کر رہا ہے ہم اس سے کیا معنی اخذ کر سکتے ہیں ایسے فیصلے باعث تشویش ہیں کیا اس ملک میں ایسی سازشیں ہوتی رہیں اور ہم خاموش رہیں گے۔ صاف کہنا چاہتا ہوں کہ ایسے گھناؤنے اقدام کی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ آج جمہوریت پسند اور مذہب پسند طبقہ خدشات کا شکار ہے ہم تمام طبقات کی آواز بن کر آ رہے ہیں ہم عام آدمی کے حقوق کی خاطر لڑ رہے ہیں، عام آدمی مہنگائی کے ہاتھوں مجبور ہو چکا اگر آج ہم میدان میں آئے ہیں تو آئین اور قانون کے دائرہ میں رہ کر کام کر رہے ہیں، مذہب لاوارث نہیں ہم تنہا نہیں، قوم ہمارے ساتھ ہے آج چائنہ جیسا دوست ملک ہم سے ناراض ہو چکا، ایران سے بھی تعلقات کچھ اچھے نہیں، اسرائیل سے دوستی کی فکر ہے اور اسے تسلیم کرنے کی باتیں جاری ہیں کسی بھی ملک کو تسلیم کرنے کا تعلق اس کے وجود سے ہوتا ہے اسرائیل کو تسلیم کرنا فلسطین کے قبضے کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے فاٹا انضمام کے وقت عجلت سے کام لیا گیا اس موقع پر میں تنہا پکارتا رہا کشمیر کا انضمام بھی فاٹا انضمام کی طرز پر کیا گیا ہے جعلی وزیراعظم نے آزاد کشمیر میں سرکاری ملازمین کا جمع کر کے جلسہ کیا جسے وہاں کی عوام نے مسترد کیا ہم نے آزاد کشمیر میں جلسہ کیا اور ثابت کیا کہ ہم حقیقی عوام کے ترجمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر میدان میں سرخرو کیا عوام کی جانب سے اٹھنے والے شور و غوغا میں ان کشمیر فروشوں کے عیب چھپ گئے، ہم کشمیری عوام کے ساتھ ہیں، یہ میدان میں کھڑے ہونے والے حکمران نہیں جو کچھ کرنا ہے میں نے اور آپ نے کرنا ہے۔ چائنہ نے 70 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی مگر اس کو ناراض کر دیا گیا یہ ناجائز حکومت ہے، اس کا وجود عوام کے ووٹ کے نتیجہ میں نہیں ہوا اس نااہل اور ناجائز حکومت کا خاتمہ ضروری ہے تمام سیاسی جماعتوں نے متفقہ طور پر الیکشن کو دھاندلی زدہ قرار دیا ہے ہم اس دھاندلی زدہ الیکشن کے خلاف اسلام آباد کی جانب آ رہے ہیں، پوری قوم ہمارے ساتھ ہے، ہر جماعت کا کارکن ہمارے ساتھ آئے گا تاجر، ڈاکٹر اور صحافی سب ہمارے ساتھ ہیں، آج میڈیا پر بھی قدغن لگائی جا رہی ہے، ہم مظلوم طبقات کی آواز بن کر آزادی مارچ کر رہے ہیں۔

جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی رہنما علامہ شاہ محمد اویس نورانی نے کہا کہ 126 دن قوم کی بیٹیوں کو سر میدان نچانے والے آج ہماری آزادی مارچ کو مذہب کارڈ کا طعنہ دے رہے ہیں علماء اور مساجد سے وابستہ افراد اور تبدیلی والوں کے دھرنے کا فرق قوم بخوبی جانتی ہے۔ ہم اسلام آباد آزادی مارچ میں اس ملک کے تحفظ کی خاطر آئیں گے۔ ہمارا آزادی مارچ کسی قسم کے تصادم کے لئے نہیں، ہم پُرامن لوگ ہیں اس ملک کو مزید تباہ نہیں دیکھنا چاہتے۔ آج قادیانیت کی پشت پناہی کی جا رہی ہے جو کام ستر سال میں نہیں ہو سکے آخر کیوں ایک سال میں کئے جا رہے ہیں۔ مولانا ثابت قدم ہیں اور ہمارے اکابر نے میدان میں ثابت قدمی کا سبق دیا ہے۔ ختم نبوت تا قیامت محفوظ رہے گی ہم اس کا تحفظ

ہر حال میں کرنا جانتے ہیں اس سرزمین میں علماء و مشائخ کا خون شامل ہے اس سرزمین کا تحفظ ہم پر فرض ہے، یہ ملک اسلام کے چاہنے والوں کا ہے اس ملک میں گولڈ اسمتھ کی اولاد کے لئے کوئی جگہ نہیں جب مولانا فضل الرحمٰن آزادی مارچ کی حتمی تاریخ کا اعلان کریں گے تو قوم دیکھے گی کہ قافلے کیسے نکلتے ہیں قوم مطمئن رہے مولانا نہ ڈیل کریں گے نہ ڈھیل دیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سیکریٹری جنرل سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ ختم نبوت کے کارکنان اور قیادت کا شکرگزار ہوں جنہوں نے اس بابرکت محفل کا انعقاد کیا پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا چاہئے تو یہ تھا کہ اس مملکت خداداد میں ہمارے عقائد اور مذہب کا تحفظ کیا جاتا مگر بدقسمتی سے اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والی ریاست میں بھی شعائر اسلام محفوظ نہیں، مذہبی جماعتوں کا وجود اسی لئے ہے کہ اسلامی شعائر کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے علماء کا احسان ہے جنہوں نے قادیانیت کو آشکارہ کیا اور ان کا دجل وفریب دنیا کے سامنے لایا گیا ہمارے اکابر کی کوششوں کے نتیجہ میں پارلیمنٹ سے قادیانیت کو کافر قرار دیا گیا اور اسے آئین کا حصہ بنایا گیا ہمارے ملک کا آئین قادیانیت کو اس ملک میں کسی بھی کلیدی عہدے پر آنے کی اجازت نہیں دیتا، قادیانیوں سے ہمارا جھگڑا صرف اس آئین کے تسلیم کرنے کا ہے دیگر اقلیتوں کی طرح قادیانی بھی خود کو اقلیت تسلیم کریں، ہمیں ایسی طاقتوں کو بے نقاب کرنا ہوگا جو قادیانیت سے وعدے کرکے تسلیاں دیتے ہیں۔ ہم نے پارلیمان میں اقلیت کے باوجود اس سازشوں کا تنہا مقابلہ کیا 1974ء میں بھی علماء کی مختصر جماعت نے سیکولر جماعتوں سے بھی ان کے کفر پر دستخط کرائے، ماضی میں بھی سلمان تاثیر نے آسیہ مسیح کیس میں ایسے بیانات دیئے جن سے مذہبی طبقے کے جذبات مجروح ہوئے، گزشتہ حکومت میں بھی ختم نبوت قانون میں ترمیم کی کوشش کی گئی جسے مولانا نے عمرہ کے سفر میں ہی کوششوں کے بعد واپس کرایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے پارلیمنٹ نے 1974ء میں قادیانیت کو کافر قرار دیا تھا 2018ء میں بھی ہماری پارلیمنٹ نے اس پر مہر ثبت کی۔ ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی کے فیصلے کو پی پی پی نے قبول نہیں کیا تھا مسلم لیگ ن نے میاں نواز شریف کے خلاف فیصلے کو تسلیم نہیں کیا۔ اسی طرح ثاقب نثار نے آسیہ سے متعلق عالمی دباؤ پر جو فیصلہ کیا اسے مذہبی طبقے نے بھی تسلیم نہیں کیا، ہر دور میں ختم نبوت قانون کو نشانہ بنایا جاتا رہا ہے ہم نے سینیٹ میں اس قانون کا مقابلہ کیا ہے آج جب ہم نے آزادی مارچ کا اعلان کیا تو کہا جاتا ہے کہ مذہبی کارڈ استعمال کررہے ہیں۔ قومی شاعر علامہ اقبال نے تو سیاست سے مذہب کو جدا کرنے والوں کو چنگیزی سے تعبیر کیا اگر آئین کو مانتے ہو تو ملکی آئین قرآن وسنت کے تحفظ کی بات کرتا ہے ہمارے ملک کا آئین تو مذہب اور اسلام کی بات کرتا ہے جب آئین سے اسلام کو نکالنے کی بات آئی تو مولانا فضل الرحمٰن نے تنہا اس کا مقابلہ کیا اور اس کو محفوظ بنایا۔ قائد اعظم اور علامہ اقبال نے تو اسلام اور مذہب کی بات کی تھی اگر مذہب قبول نہیں تو بانیان پاکستان سے علیحدگی کا اعلان کریں آخر کیوں نام قائداعظم کا لیا جاتا ہے مگر سیکولر نظریات کی ترویج کی جارہی ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن اس وقت پوری قوم کی آواز ہیں جب مولانا نے کال دی تو سلیکٹیڈ کا جینا حرام کردیں گے سلیکٹیڈ کو کہنا چاہتا ہوں فوری مستعفی ہوجائے ورنہ آزادی مارچ کا جلد اعلان کردیا جائے گا۔

جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی نائب امیر لیاقت بلوچ نے کہا کہ قادیانیت ایک مرتبہ پھر عالمی استعمار کی سرپرستی میں متحرک ہے انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ پاکستان میں ختم نبوت اور مذہبی معاملات اور ناموس مصطفیؐ کے قانون کو بدلنا ناممکن ہے اور تم نے اس کو بار بار آزما لیا ہے ہم ناموس رسالت کے سپاہی ہیں عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے ایک ہیں۔ حکمرانوں نے کشمیر کا سودا کردیا ہے اور یہ جہاد سے منہ موڑ چکے ہیں ہم اپنے اس فرض منصبی کو پہچانتے ہیں۔ قادیانیوں کی بڑھتی سرگرمیاں تشویشناک ہیں۔ علماء، دینی قوتیں دینی مشترکات پر اکٹھی ہیں، پاکستان قادیانیت کا مستقل قبرستان بن کر رہے گا اور ملک عزیز میں قرآن وسنت کا نظام غالب ہوکر رہے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ قانون توہین رسالت اور 295-C اس وقت امریکا اور عالمی طاقتوں کی زد میں ہے، اس قانون میں ترمیم یا خاتمہ کی کوئی جسارت نہیں کر سکتا، اکھنڈ بھارت کا مذہبی عقیدہ رکھنے والے پاکستان کے خیرخواہ نہیں ہوسکتے۔ آئین پاکستان کے باغی قادیانی آئین کی مکمل پاسداری کریں، پاکستان کی سلامتی دل وجان سے زیادہ عزیز ہے، پاکستان ایک عظیم مملکت اور ایٹمی قوت سے سرشار ملک ہے پاکستان کا بچہ بچہ اپنے وطن عزیز کی سالمیت کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کرنے

سے دریغ نہیں کریں گے۔ دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں پر مظالم یہود وہنود اور عالمی کفر کی گہری سازش ہے، لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کی قربانیاں رنگ لائیں گی۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ قادیانی اوران کے آلہ کاروں کا خطرناک کھیل ملکی سلامتی کے لئے زہر قاتل ہے قادیانی اسرائیل و بھارت کے ساتھ سیاسی گٹھ جوڑ پاکستان اور ملت اسلامیہ کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے۔

جماعت اسلامی کے مرکزی رہنماڈاکٹر فرید احمد پراچہ نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور دینی تعلیمات واسلامی اقدار اور علماء کرام کو دیوار سے لگانے کی سازشیں امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ ہیں۔ امتناع قادیانیت ایکٹ کی روشنی میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر،کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے استعمال سے منع کیا جائے۔ جب تک قادیانی کلیدی عہدوں پر براجمان ہیں اس وقت تک ملک میں امن قائم ہونا ناممکن ہے۔ لہٰذا سول اور فوج کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے قادیانی عالمی وطاغوتی وصیہونی قوتوں کے آلہ کار ہیں اور صیہونی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے مغرب کے لئے کام کررہے ہیں قادیانی آج بھی ملک کو توڑنے کی ناپاک کوششیں کررہے ہیں۔

عالمی اتحاد اہلسنت کے مرکزی رہنما مولانا محمد الیاس گھمن نے کہا کہ قادیانی بیوروکریٹس ملک کے اسلامی ونظریاتی تشخص کو ختم کرکے سیکولر اسٹیٹ بنانے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں، قانون تحفظ ناموس رسالت ختم کرنے کی سازشیں کی جاری ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر ہمیں ان خطرناک عزائم کا ادراک کرنا ہوگا۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ہم ۱۹۷۳ء کے آئین کے دفاع کی جنگ لڑ کے ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کررہے ہیں۔ختم نبوت کی پاسبانی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے ختم نبوت اور اعمال صالحہ ایسے چراغ ہیں کہ جن کی بدولت قیامت تک اسلام کی شان وشوکت باقی رہے گی۔

متحدہ جمعیۃ اہلحدیث کے مرکزی رہنما مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ جو قانون 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے پاس کیا تھا آج ہم نے اس کو اور زیادہ مضبوط کردیا ہے، آج ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے اکابرین کے مشن کو آگے بڑھائیں گے،قادیانیوں کا ہرفورم پر راستہ روکیں گے، خفیہ طاقتیں قادیانی لابی کو سپورٹ کررہی ہیں تحریک انصاف کی حکومت اپنی صفوں سے قادیانی اور قادیانی نوازوں کو نکال باہر پھینکے، پاکستان میں قادیانی نواز حکومت نہیں چلنے دیں گے آئین پاکستان کے غدار ملک کے بڑے عہدوں پر فائز نہیں ہوسکتے، ہم ہر سطح پر مزاحمت کریں گے،ملک کو فحاشی وعریانی سے پاک کرنے کا عزم ہے میں مجاہدین ختم نبوت کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے تحفظ ناموس رسالت کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے جھوٹے مدعیان نبوت کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملایا۔

مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی نے کہا کہ قوانین ختم نبوت، قانون توہین رسالت کے خلاف سازشیں قادیانی و استعماری ایجنڈا ہے۔ قادیانیت کے متعلق غیر مسلم اقلیت کے قوانین کو ختم کرنے والوں کی سازشوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا ہے اور کیا جائے گا۔ہمیں اتحاد ویگانگت سے غداران ختم نبوت اور اسلام دشمن عناصر کا جرأت مندی سے مقابلہ کرنا ہوگا۔

حفیظ سنٹر یونین کے صدر ملک کلیم احمد نے کہا امت مسلمہ کی کامیابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے،عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس اور بنیاد ہے، انہوں نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی نے گمراہی پھیلا کر بہت سارے لوگوں کو فتنہ میں ڈالا ہے قادیانی جہاں بھی جائیں گے وہاں پر ان کا تعاقب کیا جائے گا۔ ناموس رسالت کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے گریز نہیں کریں گے بیرونی دنیا میں بھی قادیانی فتنہ کو شکست فاش ہوگی قادیانی گستاخ رسول ہیں ان کے ساتھ ہر قسم کا بزنس ختم کرنا چاہیے۔

مولانا نور محمد ہزاروی نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کا نہیں تھا بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی، سیشن کورٹوں، ہائیکورٹوں، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالم اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقا کی عدالتیں نے بھی قادیانیوں کے کفر وارتداد پر مہر تصدیق ثبت کرچکی ہیں پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے کے عوض قادیانیوں کو ڈالر اور پونڈ ملتے ہیں، ختم نبوت کا پیغام پہنچانا وقت کا تقاضا ہے آج ہماری ذمہ داری ہے کہ کفریہ طاقتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

خانقاہ عالیہ تونسہ شریف کے چشم وچراغ خواجہ مدثر محمود نے کہا کہ قادیانی بلاشبہ عالمی فتنہ ہے یہ ہمارے لئے ایک چیلنج ہے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کا مطالبہ ملت اسلامیہ کا دیرینہ مطالبہ تھا، علامہ اقبالؒ نے بھی مطالبہ کیا تھا کہ

قادیانیوں کو ملت اسلامیہ سے علیحدہ کیا جائے۔ کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا ڈاکٹر میاں محمد اجمل قادری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن، جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا محب النبی، مولانا سید محمود میاں، مولانا رشید میاں، حافظ صغیر احمد، مجلس کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمن ثانی، مجلس حفیظ سنٹر کے امیر ملک خالد محمود کھوکھر، خواجہ محمد اکمل اویسی ملتان، پیر اختر رسول قادری لاہور، مولانا قاری مشتاق احمد رحیمی، مولانا انیس احمد مظاہری، پاکستان مسلم لیگ ن کے رہنما اور سابق ڈپٹی میئر لاہور میاں محمد طارق، وفاق المدارس العربیہ پاکستان لاہور کے صدر مولانا مفتی عزیز الرحمن، مولانا اسد اللہ فاروق، مولانا مفتی عبدالحفیظ، مولانا نصیر احمد احرار، بلال میر، منظور آفریدی، میاں محمد معصوم، مولانا محبوب الحسن طاہر، یاسین فاروقی، مولانا عبدالشکور یوسف سمیت لاہور بھر کے مدارس کے مہتممین، علماء اور خطباء نے شرکت کی۔ شعراء کرام مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا محمد قاسم گجر، صوفی عبیداللہ انور نے خصوصی طور پر ختم نبوت کانفرنس میں نعت رسول مقبول سے سامعین کے دلوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے منور کیا، رات کے آخری حصہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا پیر محمد حافظ ناصر الدین خاکوانی کی رقت آمیز دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا، انہوں نے عالم اسلام اور استحکام پاکستان کشمیری و دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کے لئے خصوصی دعا کروائی۔

لاہور کانفرنس میں منظور کی گئی قراردادیں:

☆ یہ اجتماع بھارتی حکومت کی جانب سے کشمیر میں انسانیت سوز مظالم کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور کشمیری بھائیوں کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہے اور اقوام متحدہ و دیگر عالمی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر میں کرفیو فی الفور ختم کیا جائے اور کشمیری عوام کو بنیادی سہولیات میسر کی جائیں اور وہاں بھارتی جارحیت کو ختم کرتے ہوئے قتل عام رکوا کر بھارت کے خلاف مقدمہ درج کرایا جائے۔

☆ یہ اجتماع برما، فلسطین، کشمیر، شام، روہنگیا میں مسلمانوں پر ہونے والے ہولناک مظالم کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ برما میں مسلمانوں پر ہونے والے وحشیانہ مظالم کا نوٹس لیں اور وہاں قتل عام رکوائیں۔

☆ یہ اجتماع ملک بھر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں پر سخت تشویش و اضطراب کا اظہار کرتا ہے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت اور دستور کی اسلامی دفعات کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے قادیانیوں کی قانون شکن سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور انہیں آئین پاکستان کا پابند کیا جائے پاکستان کے اساسی نظریہ اور اس کے مکینوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کی اجازت نہ دی جائے۔

☆ قادیانی اسلام اور پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں اور سازشی انداز میں حکومتی حلقوں میں اپنا اثر رسوخ بڑھا کر اپنے دیرینہ خواب کی تکمیل کے لئے مصروف عمل ہیں ملک کے جغرافیائی اور نظریاتی دفاع کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔ اور تمام کلیدی عہدوں سے انہیں برطرف کیا جائے۔

☆ قادیانی ٹی وی چینل (ایم ٹی اے) مسلسل شرانگیزی و گمراہی پھیلا رہا ہے اور مسلمانوں کے عقائد و نظریات کی توہین و تضحیک کی جارہی ہے حکومت فوری طور پر اس کی نشریات پر پابندی لگائے، سوشل میڈیا پر قادیانی ارتداد پھیلا رہے ہیں حکومت قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکے۔

☆ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کے متعلق مضامین اور اسباق شامل کئے جائیں تاکہ نوزائیدہ نسل میں تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے سلسلہ میں شعور پیدا کیا جاسکے۔

☆ ملک بھر کے تمام سول اور فوج کے محکموں سے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔۔

☆ یہ اجلاس ملک بھر کے خطباء سے اپیل کرتا ہے کہ ہر ماہ کا ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کریں تاکہ نئی نسل کو قادیانی عقائد کی سنگینی کا احساس ہو۔

☆ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے اسلامی شعائر اور مسلمانوں کے مذہبی علامات کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں، یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کو اسلام کا ٹائٹل استعمال کرنے سے روکا جائے۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے ہوئے تمام مدعوین و مندوبین اور شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات کی تشریف آوری سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔☆☆☆

۷ر ستمبر...... یومِ تشکر ریلی، لکی مروت

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے احباب ۷ر ستمبر کو یوم تشکر کے طور پر جوش وخروش سے مناتے ہیں، اس دفعہ بھی تقریباً 100 سے زیادہ چھوٹے بڑے پروگرامز منعقد کئے اور وسیع تعداد میں پمفلٹ تقسیم کئے دینی مدارس، اسکول اور کالج کے ساتھ ساتھ تمام سرکاری دفاتر اور معززین علاقہ کو خصوصی دعوت دے دی گئی۔

۷ر ستمبر بروز ہفتہ کو جامع مسجد میناری نورنگ سے یوم ختم نبوت کے حوالے سے ایک عظیم الشان تشکر ریلی نکالی گئی جس کی قیادت قائم مقام امیر مولانا مفتی عبدالغفار، جے یو آئی کے رکن قومی اسمبلی شیخ الحدیث مولانا محمد انور، سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا حسین احمد، ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب سُوفانی، ناظم دفتر مولانا عمر خان اور ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان نے کی جبکہ اس موقع پر جے یو آئی کے ضلعی امیر مولانا عبدالرحیم، جنرل سیکریٹری مولانا سمیع اللہ مجاہد، جے یو آئی تحصیل نورنگ کے جنرل سیکریٹری مولانا سفیر اللہ، آل نورنگ یونین فیڈریشن کے صدر حاجی عظیم خان، مفتی رضوان اللہ، اڈا مسجد کے خطیب مولانا عبدالحمید، تحصیل نورنگ امیر مولانا اعزاز اللہ، مولانا حفیظ الرحمن، مولانا ظہور احمد نقشبندی، مولانا شبیر احمد ملک اور ماجد حسین سمیت بڑی تعداد میں اسکولز، کالجز و دینی مدارس کے علماء، خطباء، طلباء، ائمہ مساجد، معززین علاقہ اور شہری موجود تھے یوم تشکر ریلی جامع مسجد میناری میڈیا سینٹر پاسبان پلازہ سے شروع ہوئی جو کہ بازار کے مختلف گزرگاہوں سے ہوتی ہوئی ختم نبوت چوک سے گزرتے ہوئے پاسبان پلازہ کے مقام پر جلسے کی صورت اختیار کر گئی جہاں پر مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ۷ر ستمبر ایک عظیم الشان اور تاریخ ساز دن ہے کیونکہ اس روز پاکستان کی پارلیمنٹ نے اُمت مسلمہ کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانیوں اور مرزائیوں کو قیامت کی صبح تک کافر اور غیر مسلم قرار دیا۔ اس عظیم فیصلے پر ہم اُس وقت کے وزیر اعظم شہید ذوالفقار علی بھٹو صاحب، قائد حزب اختلاف وقائد جمعیت مفتی محمود صاحبؒ، مفکر ختم نبوت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، پروفیسر غفور صاحبؒ اور خان عبدالولی خان سمیت تمام اراکین پارلیمنٹ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ جن اکابرین بالخصوص امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ الحدیث مولانا سیدانور شاہ کشمیریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، شیخ الحدیث مولانا سید یوسف بنوریؒ، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمدؒ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ سمیت محافظین ختم نبوت اسیران ختم نبوت شہداء ختم نبوت اور کارکنان ختم نبوت کی قربانیوں کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں، انہوں نے مطالبہ کیا کہ جس طرح ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے دلیرانہ فیصلہ سنایا تھا ٹھیک اسی طرح اسپیکر قومی اسمبلی اسد قیصر اور چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی کو چاہیے کہ ۷ر ستمبر کا دن سرکاری طور پر منایا جائے۔ مقررین نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اور پاکستان بنانے والے کا مطلب یہی تھا کہ یہاں پر قرآن وسنت کا قانون ہوگا اور تمام اہم اور کلیدی عہدوں پر مسلمان فائز ہوں گے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک اہم اور کلیدی عہدوں پر قادیانی براجمان ہیں جو کہ ایک اسلامی ملک کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اور یہی قادیانی پاکستان کے اہم راز اور منصوبے دشمن کو باآسانی دے سکتے ہیں، انہی قادیانیوں کے بارے میں مفکر اسلام ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے

فرمایا تھا کہ:"قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن ہیں" لہٰذا پاکستان کا اسلامی آئین کسی بھی قادیانی کو اہم عہدوں پر نامزد کرنے کی اجازت نہیں دیتا اُنہوں نے انتہائی غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ مرکزی حکومت ایک جانب ریاست مدینہ منورہ کے نظام کی بات کرتے ہوئے نہیں تھکتی جبکہ قادیانیوں کو مراعات دینے کے لئے کرتار پور راہداری کھول جاری ہے۔ انتہائی تعجب کی بات ہے کہ ایک طرف ہندوستان کے ساتھ تمام خارجی تعلقات سمیت تجارتی سرگرمیاں معطل ہیں، واہگہ بارڈر بند ہے، تاہم سکھوں کا نام استعمال کر کے قادیانیوں کو مراعات دے رہے ہیں، حکومت قادیانی نوازی کو فوراً چھوڑ دے اور کرتار پورا راہداری کو بند کرے، اُنہوں نے حکومت کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ وہ ختم نبوت کے قوانین میں ترامیم کرنے کا سوچنے اور قادیانیوں کو مراعات دینے سے باز آ جائے وگرنہ عاشقان ختم نبوت کا سیلاب اسلام آباد کی جانب رُخ کرے گا اور اُن کا روکنا حکومت کے لئے مشکل ہوگا۔ اُنہوں نے مودی پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ملکی دفاع کے لئے پوری قوم یک جان اور یک زبان ہے اور ملکی دفاع و سلامتی پر کوئی آنچ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور اُنہوں نے اقوام متحدہ اور او آئی سی سے مطالبہ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کا نوٹس لیں اور بھارتی شرانگیزی کو فوراً روکا جائے۔ مودی کے حالیہ اقدامات اقوام متحدہ کے چارٹر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ کشمیر میں خوراک کی عدم دستیابی کے باعث خواتین اور بچے مر رہے ہیں، اس لئے انسانی حقوق کی علمبردار تنظیمیں اس کے خلاف آواز اُٹھائیں اور مودی پر عالمی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ یوم تشکر ریلی پیر طریقت مولانا عبد الصبور نقشبندی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت یوم تشکر ریلی کی قراردادیں:

۱:... آج ۷/ستمبر کی اس عظیم الشان ختم نبوت ریلی کی وساطت سے ہم اکابرین ختم نبوت، شہدائے ختم نبوت، مجاہدین ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ان کی روح سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ! ہم ان کا مشن پائیہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

۲:... شرکاء ریلی نے کرتا پور راہداری کو قادیانیوں کے لئے کھلنے پر شدید تشویش کا اظہار کیا اُنہیں فوری طور پر بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

۳:... کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور ہم کسی صورت کشمیر سے دستبردار نہیں ہو سکتے اُنہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ کشمیر میں بھارتی انتہا پسندی کا نوٹس لیں کیونکہ وہاں پر انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

۴:... قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے فوری طور پر ہٹایا جائے۔

۵:... حکومت وقت ناموس رسالت کے قوانین میں ترامیم سے باز رہے اور اس قانون کے تحت جن مجرموں پر جرم ثابت ہو کر سزائیں سنائی گئی ہیں ان پر فوری طور پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔

۶:... مسلم ٹی وی ون اور مسلم ٹی وی ٹو سمیت تمام قادیانی چینلز اخبارات و جرائد کو فوری طور پر بند کیا جائے۔ یہ اجتماع عوام الناس سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی مصنوعات (ذائقہ بناسپتی، شاہ تاج چینی، پنجاب آئل ملز، راجہ سوپ، کیوریٹو میڈیسن اور یونیورسل اسٹیبلائزر) سمیت تمام قادیانی اداروں کا بائیکاٹ کیا جائے۔

۷:... شرکاء ریلی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ اگر ہندوستان نے پاکستان پر حملے کی کوشش تو پوری قوم یک جان ہو کر پاک فوج کے شانہ بشانہ لڑے گی۔ ☆☆☆

تحفظ ختم نبوت کانفرنس

لانڈھی (محمد عبدالوہاب پشاوری) ۲۲/اگست بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد امیر حمزہ گلشن بونیر لانڈھی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کانفرنس میں مفتی محمد اسحاق مصطفی، مولانا عبدالحی مطمئن اور مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس حضرت مولانا مفتی شیرین شاہ (مدیر جامعہ ابو ہریرہ ریڑھی روڈ مظفر آباد کالونی) کے دعائیہ کلمات سے اختتام پذیر ہوئی۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد نثار (امام وخطیب جامع مسجد امیر حمزہ) نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں علاقے کے علماء کرام اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام پروگراموں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کا ذریعہ بنائیں۔

خبروں پر ایک نظر

یوم تحفظ ختم نبوت سیمینار، فیصل آباد

فیصل آباد (محمد عابد پوری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد محمد ریلوے اسٹیشن مولانا تاج محمودؒ والی مسجد میں ۷ر ستمبر ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ یوم تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا، جس میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام نے شرکت کی۔ عقیدۂ ختم نبوت و تحفظ ناموس رسالت کے موضوع پر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی پاکستان نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ۷ر ستمبر کا دن دفاع ایمان اور عقیدۂ ختم نبوت کا دن ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کرنا امت مسلمہ کا اجتماعی فریضہ ہے، اس لئے کہ عقیدۂ ختم نبوت محفوظ ہے تو پورا دین محفوظ ہے اور اگر خدانخواستہ عقیدۂ ختم نبوت محفوظ اور سلامت نہ رہے تو دین محفوظ نہیں رہتا۔ اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کا مقام وہی ہے جو انسانی جسم میں سر کا ہوتا ہے۔ ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگادی گئی تھی اور قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر اور خود کو مسلمان ظاہر کرنا جرم قرار دیا گیا تھا۔ جب ملک کی تقسیم کے وقت قادیانیوں نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے موقف اختیار کیا تھا کہ ہم مسلمانوں سے الگ ایک قوم ہیں، اس لئے انہیں ایک الگ خطہ دیا جائے اور ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر قادیانی نے اٹارنی جنرل یحیٰی بختیار کے سامنے ایک جواب میں کہا تھا کہ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے، مرزا ناصر قادیانی خود کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں مسلمان ثابت نہیں کرسکا اس بات پر قومی اسمبلی کے تمام ممبران نے متفقہ فیصلہ دے دیا کہ قادیانی غیر مسلم اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

تحفظ ختم نبوت اجلاس، جھنگ

۳ر ستمبر بروز منگل صبح ۹ بجے جامع مسجد تقویٰ جھنگ شہر میں حافظ بشیر احمد صاحب کی زیر صدارت تحفظ ختم نبوت اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا عبدالعلیم حقانی، مولانا قاری محمد ریاض، مولانا قاری محمد رفیق حیدری، مولانا غلام حسین (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ)، مولانا سرور اور حافظ اعجاز احمد نے شرکت کی۔ اجلاس میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ سے متعلق ساتھیوں کو آگاہ کیا گیا۔ موجودہ دور میں قادیانیوں کی ملک و ملت کے لئے سازشوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ طے ہوا کہ ہر مہینہ اجلاس منعقد کیا جائے اور مختلف مساجد میں عقیدۂ ختم نبوت پر بیانات رکھے جائیں۔ اجلاس میں مولانا قاری شاہد نے نعت پڑھی اور مولانا جاوید اقبال، مولانا طیب فاروق اور دیگر علماء کرام نے بھی شرکت کی۔

دورۂ تحقیق المسائل میں مولانا قاضی احسان احمد کی شرکت

عالمی اتحاد اہلسنت کے زیر اہتمام چھ روزہ دورۂ تحقیق المسائل جامع مسجد محمودہ بھینس کالونی کراچی میں زیر سرپرستی امیر مرکزیہ عالمی اتحاد اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس گھمن منعقد کیا گیا جس میں مجوزہ عنوانات کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت، رفع ونزول مسیح علیہ السلام جیسے اہم عنوانات پر بھی لیکچرز دیئے گئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے بھی اس کورس کے شریک طلبا کو لیکچر دیا۔ مولانا نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کی اقسام اور اجزاء کو پیش کرکے ثابت کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت ایک خاص قسم کی نبوت کا دعویٰ تھا اور اصولی اور مسلمہ بات ہے کہ دعویٰ جس نوعیت کا ہوگا دلیل بھی اسی نوعیت کی ہونی چاہیے یعنی دعویٰ اگر خاص ہے تو دلیل بھی خاص ہو جو خاص دعویٰ کے اثبات کی اہمیت رکھتی ہو، اگر دعویٰ عام قسم کا ہے تو دلیل عام سے گزارا ہو جائے گا، چنانچہ مولانا نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب سے ثابت کیا کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ خاص قسم کی نبوت کا دعویٰ تھا اور وہ تھا:

۱:... ظلی، بروزی نبوت کا دعویٰ۔

۲:... یہ ظلی بروزی قسم کی نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری ہوئی ہے۔

۳:... کسی نبوت کا دعویٰ بقول مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کسبی ہے وہبی نہیں۔

لہٰذا ظلی بروزی جو حضور کے بعد جاری ہوئی، کسبی نبوت کا دعویٰ ہے اور خاص قسم کی نبوت کا دعویٰ ہے۔ ہم قادیانیوں سے کہتے ہیں کہ قرآن کریم، احادیث رسول، اقوال صحابہ، مجددین امت میں سے نہیں بلکہ کسی ایک خفیف قول سے بھی قادیانی اس خاص دعویٰ پر ایک دلیل پیش کریں، قیامت آسکتی ہے مرزائی اس قسم کی نبوت پر دلیل پیش نہیں کرسکتے۔

۷ستمبر .... تحفظ ختم نبوت سیمینار، لیہ

لیہ (مولانا محمد ساجد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ و جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام ۷ستمبر بروز ہفتہ بعد از مغرب جامعہ محمودیہ لیہ میں تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا محمد حسین نے کی، جس میں پیپلز پارٹی لیہ کے صدر قاضی احسان اللہ اور پیپلز پارٹی کے رہنما شیخ بدر منیر، جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکریٹری مولانا حسین احمد مدنی، صدر پریس کلب چوک اعظم کے عبدالرؤف نفیسی، سردار اللہ نواز مدنی، مولانا غلام اکبر، مولانا اصغر تمیمی، مولانا قاری عبدالشکور ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ مقامی ناظم تبلیغ قاری احسان اللہ فاروقی، قاری محمد امین، قاضی امین اللہ، قاری رمضان امیر جمعیت علماء اسلام لیہ، مولانا مفتی ضیاء الحق نے شرکت کی۔ خطباء کرام نے کہا کہ ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کا فیصلہ تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ تمام شرکاء نے تجدید عہد کیا کہ ہم ۷ستمبر کو ہونے والی آئینی ترمیم کا مکمل تحفظ کریں گے۔ جس قانون کو بنوانے کے لئے ہمارے اکابرین نے سردھڑ کی بازی لگائی ہم بھی اس قانون ختم نبوت کے تحفظ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ دنیا کی کوئی قوت اس قانون کو ختم نہیں کرسکتی۔

آئین سے قانون ختم نبوت ختم کرنے والے خود ختم ہوجائیں گے: مولانا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے جامعہ اسلامیہ سراجیہ میں ۹/اگست کو خطبہ جمعہ کے لئے مولانا قاری احسان اللہ فاروقی مدیر جامعہ اسلامیہ سراجیہ کی دعوت پر تشریف لائے۔ پروگرام میں کثیر تعداد میں علماء کرام وعوام الناس، اسکول ٹیچرز حضرات نے شرکت کی۔ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا کہ ہر دور میں قانون ختم نبوت پر ڈاکہ زنی ہوتی رہی، جب بھی کسی نے ناکام کوشش کی، ناکام ونامراد ہوا۔ امت بھی رہے گی ختم نبوت بھی رہے گی اس آئین سے قانون ختم نبوت وناموس رسالت کو ختم کرنے والے خود ختم ہوجائیں گے یہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ نماز جمعہ کے بعد امت مسلمہ خصوصاً کشمیری مسلمانوں اور وطن عزیز کے نظریاتی وجغرافیائی دشمنوں سے حفاظت کی دعا کی۔ پروگرام میں امیر متحدہ مجلس عمل لیہ قاری منور حسین، مولانا اصغر تمیمی، مسؤل وفاق المدارس العربیہ لیہ، مولانا عبدالرحمن جامی، قاری اللہ نواز مدنی، ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ قاری عبدالشکور، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ مولانا محمد حسین، مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کی جدوجہد قبول فرمائے اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنائے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، سنانواں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنانواں کے زیر اہتمام ۲۹/اگست بروز جمعرات بعد از ظہر جامع مسجد المہاجر میں چھٹی سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، پیر طریقت حضرت مولانا سیف الرحمن درخواستی، شاعر ختم نبوت مولانا حافظ قاسم گجر، مولانا اقبال حنیف قصبہ گجرات، پیر طریقت مولانا عبدالمعبود آزاد، مولانا مغیرہ، مولانا تاج محمد ثاقب، مولانا قاری حماد مدنی، مولانا حذیفہ شاکر نائب امیر جمعیت علماء اسلام مظفر گڑھ، مولانا محمد یوسف معاویہ گرمانی، مفتی عمر فاروق محمود کوٹ، مولانا عبدالحمید حقانی، مولانا غلام حسین، مولانا عبدالعزیز، مفتی محمد سجاد، مفتی آصف عزیز، مولانا قاری ابوبکر، مولانا عبدالباسط، مولانا ابوبکر معاویہ، حاجی رفیق، حافظ الٰہی بخش، مولانا محمد ساجد اور چوہدری عبدالرحمن صدر انجمن تاجران سنانواں نے شرکت کی۔ اسٹیج کے فرائض مولانا ارشاد گرمانی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد شعیب، ہدیہ نعت مقبول قاری محمد شہباز نے پیش کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد واساس ہے۔ قادیانی و یہودی لابی ختم نبوت ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کے لئے سازشوں میں مصروف عمل ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و جمعیت علماء اسلام کے ۱۵ملین مارچ مولانا فضل الرحمن مدظلہ کی قیادت میں کئے گئے، جنہوں نے کفریہ طاقتوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملادیا۔ مولانا سیف الرحمن درخواستی نے اپنے بیان میں عقیدۂ ختم نبوت وسیرت مصطفی کو بیان کیا۔ مولانا حذیفہ شاکر نے کہا کہ مولانا فضل الرحمن نے بین الاقوامی دباؤ کے باوجود ناموس رسالت وختم نبوت کی صدا بلند کی۔ مولانا محمد ساجد نے کہا کہ عالم کفر قادیانیوں کی پشت پناہی کررہا ہے، ان حالات میں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کریں۔ مولانا تاج محمد ثاقب نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سب مسلمان متحد ہیں، کوئی دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث نہیں ہیں۔ انگریز نے مرزا قادیانی کو مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے کھڑا کیا۔ کانفرنس میں کثیر تعداد میں شرکاء نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

(گزشتہ سے پیوستہ)

مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کی خدمت میں: موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ سال اور جواں ہمت راہنما ہیں۔ قادیانیوں کے چناب نگر کے ''فضل عمر ہسپتال'' میں مسلمانوں کا جانا اور دل سے متعلقہ بیماریوں کا علاج کرانا انہیں ناگوار گزرتا تھا۔ وہ قادیانیوں کے ہسپتال کے مقابلہ میں ''خاتم النبیین ہارٹ سینٹر'' بنانے میں کامیاب ہوگئے۔ جس میں ڈاکٹر کی معائنہ فیس، انجیوگرافی، انجیو پلاسی اور آپریشن قادیانیوں کے ہسپتال فضل عمر چناب نگر سے نصف قیمت پر کراتے ہیں۔ نیز مسلمان غربا کو مزید بھی رعایت دلاتے ہیں۔ موصوف نے ناممکن کو ممکن بنادیا ہے۔ ۲۲؍اگست دوپہر کا قیلولہ مولانا کے ہاں ہوا۔ مولانا طوفانی کی عیادت کی اور سلانوالی روانہ ہوگئے۔

سلانوالی میں ختم نبوت کانفرنس: ۲۲؍اگست عشاء کی نماز کے بعد بے نظیر پارک میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت نائب امیر مرکزیہ حضرت صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے کی۔ نعتیہ کلام معروف مدح و ثنا خواں جناب طاہر بلال چشتی اور حافظ وسیم احمد سرگودھا نے پیش کیا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری حماد اللہ ساجد نے حاصل کی۔ کانفرنس سے ضلع سرگودھا کے مبلغ مولانا فضل الرحمن، امیر مولانا نور محمد ہزاروی، معروف اہلحدیث راہنما مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا مفتی سیّد عبدالقدوس ترمذی ساہیوال سرگودھا، محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سیّد محمد کفیل بخاری ملتان، مولانا شبیر احمد عثمانی فیصل آباد، جناب عرفان برق کے ولولہ انگیز خطاب ہوئے، سینکڑوں سے متجاوز مسلمانوں نے شرکت کی، کانفرنس رات تین بجے تک جاری رہی۔ کانفرنس کے انتظامات جناب پیر افضل الحسینی، مولانا عمران الحسینی، مبلغ مولانا فضل الرحمن، مولانا سیّد محمد مدثر شاہ گیلانی، مولانا محمد ارشد اور دیگر کارکنوں نے سرانجام دیئے۔

رات کا قیام مرکز آل محمد جامعہ ختم نبوت میں رہا۔ جامعہ کے بانی معروف احرار راہنما مولانا سیّد فضل الرحمن احرارؒ کے فرزند ارجمند مولانا سیّد خالد مسعود گیلانی ہیں۔ مولانا فضل الرحمن احرار، احراری سج دھج کے ساتھ ہر سال چنیوٹ بعد ازاں چناب نگر کانفرنس میں اپنی کلہاڑی کے ساتھ براجمان ہوتے اور بیان میں وہی انقلابی انداز میں آخر عمر تک رہا۔ ہم نے رات کا آرام شاہ صاحبؒ کے زیر سایہ یعنی ان کی قبر مبارک کے قریب کیا مولانا سیّد خالد مسعود گیلانی مدظلہ سے ملاقات تو نہ ہوسکی البتہ ان کے ہمشیرہ زادہ مولانا سیّد مدثر گیلانی نے اپنے ماموں کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔

خطبۂ جمعہ: راقم الحروف نے مولانا غلام حسین مدظلہ مبلغ جھنگ کے حکم پر جامعہ اسلامیہ حنفیہ مرکزی جامع مسجد شاہ نکدر میں دیا۔ شاہ نکدر میں اہل حق کا یہ عظیم مرکز ہے، جس کی آبیاری ۵۴ سال تک قاری محمد رفیقؒ نے کی۔ قاری محمد رفیق مرد مجاہد تھے، جو نصف صدی سے زائد توحید و سنت کے پرچار میں مصروف رہے۔ ۱۵؍جنوری ۲۰۱۹ء کو ان کا انتقال ہوا۔ تحریک ختم نبوت کے شیدائی وفدائی تھے۔ ہر سال آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں قافلہ سمیت شرکت فرماتے، ان کے انتقال کے بعد مدرسہ کا اہتمام مولانا قاری محمد رفیقؒ کے عزیز اور مسجد کی خطابت فرائض مولانا رضاء اللہ سرانجام دے رہے ہیں۔

۲۳؍اگست کو جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ مولانا غلام حسین نے خصوصی شرکت کی۔ مولانا قاری محمد رفیقؒ کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

جامع مسجد تقویٰ جھنگ شہر: مسجد کی بنیاد ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ء قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ ارشد حضرت صوفی شیر محمدؒ نے رکھی۔ اس تقویٰ کی بنیاد کی برکت سے یہ مسجد جھنگ سٹی میں اہلِ حق کا عظیم مرکز ہے۔ اس وقت مسجد و مدرسہ کا نظم جناب حافظ بشیر احمد جالندھری فرمارہے ہیں۔ شاہ نکدر سے واپسی پر رات کا قیام وآرام مسجد تقویٰ میں رہا۔ ۲۴؍اگست صبح کی نماز کے بعد تقویٰ مسجد میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر راقم کا بیان ہوا اور سارا دن بھی مسجد تقویٰ میں گزارا جناب ڈاکٹر امتیاز احمد، قاری محمد سلیم، حافظ بشیر احمد، محمد اصغر اور دیگر احباب سے طویل نشست رہی۔

نواں کوٹ لیہ میں جلسہ: ۲۶؍اگست ظہر کی نماز کے بعد مرکزی جامع مسجد میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔ تلاوت ونعت کے بعد ضلع لیہ و بھکر کے مبلغ مولانا محمد ساجد اور ان کے بعد محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔

دارالہدیٰ چوک اعظم میں: مدرسہ دارالہدیٰ چوک اعظم کے بانی، مشہور تبلیغی عالم دین مولانا عبیداللہ ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا تو عصر کی نماز دارالہدیٰ میں ادا کی اور مولانا عبیداللہ سے ان کی والدہ محترمہ کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا اور عصر کی نماز کے بعد مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی۔ جامعہ کے استاذ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چوک اعظم کے زعیم مولانا قاری ابوبکر نے وفد ختم نبوت کا خیر مقدم کیا۔ ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کے بعد اگلے سفر پر روانگی ہوئی۔

جامعہ شرف الاسلام قاسمیہ: چوک سرور شہید کے ناظم اعلیٰ مولانا سعید اللہ جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے فاضل اور راقم کے استاذ بھائی ہیں۔ ملتان جاتے ہوئے چند منٹ ان کے ہاں ٹھہرے اور ملتان دفتر مرکزیہ میں رات گزاری۔

مدرسہ احیاء العلوم حاصل پور کے بانی ڈاکٹر محمد شریفؒ تھے جو جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا مولانا عبیداللہ انورؒ کے مسترشدین میں سے تھے، آج کل ان کے فرزند ارجمند حافظ محمد ابراہیم مہتمم اور ہمارے پیر بھائی مولانا فیض اللہ صدر مدرس ہیں، بہاولنگر جاتے ہوئے ۲۷؍اگست رات کا قیام مدرسہ احیاء العلوم میں کیا۔ مولانا فیض اللہ، مولانا محمد خالد اور دیگر اساتذہ کرام سے ملاقات ہوئی۔

مولانا شجاع آبادی کا تین روزہ دورہ بہاولنگر: بہاول پور (مولانا محمد قاسم رحمانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ دورہ پر ۲۸؍اگست صبح ۹ بجے تشریف لائے۔

جامع مسجد مہاجر کالونی میں ختم نبوت کورس: ۲۸؍اگست بعد نماز مغرب جامع مسجد مہاجر کالونی میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تقریباً ایک گھنٹہ ”اوصاف نبوت“ پر عام فہم لیکچر دیا۔ جامع مسجد مہاجر کالونی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے سابق ناظم اعلیٰ و امیر مولانا فیض احمدؒ خطیب رہے۔ موصوف جہاں مسجد کے خطیب تھے وہاں ان کی پہچان ختم نبوت کے عنوان سے بھی تھی۔ بہاولنگر ضلع انڈیا کے بارڈر پر واقع ہے اور قادیانیوں نے ایک منصوبہ کے تحت بارڈر ایریاز پر رہائش اختیار کر لی اور جاسوسی جیسے لعنتی افعال میں بھی ملوث رہے۔ جس کے شواہد موجود ہیں مولانا فیض احمدؒ ناظم اعلیٰ اور مولانا قاری عبدالغفورؒ امیر رہے۔ دونوں ہی فکر والے انسان تھے پورے ضلع میں جہاں کہیں قادیانی شرارتیں ہوتیں۔ مبلغ اطلاع کرتا تو دونوں بزرگ لٹھ لے کر اس مسئلہ کو حل کرانے کے لئے فکر مند ہو جاتے، جب تک مسئلہ حل نہ ہوتا چین نہ لیتے، میرے آنے سے پہلے مروٹ اور فورٹ عباس کے علاقوں میں قادیانیوں نے اپنے مردے دفنائے۔ ان حضرات کی مساعی جمیلہ سے نکالے گئے۔ مولانا فیض احمدؒ نے انتقال فرمایا تو مسجد انتظامیہ نے پرانی مسجد کو شہید کر کے بڑی سج دھج کے ساتھ خوبصورت نئی مسجد بنائی۔ آج کل مسجد مہاجر کالونی کے خطیب حضرت مولانا قاری بارک اللہ ہیں جو ہمارے سابق امیر مولانا قاری عبدالغفورؒ کے بیٹے ہیں بہاولنگر کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ جامع العلوم میں استاذ بھی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسجد انتظامیہ کی اجازت سے ۲۸؍اگست کو شارٹ کورس رکھا، جس میں مولانا شجاع آبادی مدظلہ نے تفصیلی بیان فرمایا۔

مولانا قاری عبدالغفور پختون تھے اور بہت بہادر انسان تھے۔ بہاولنگر میں ہمارے سابق بزرگ مبلغین مولانا سیّد منظور احمد شاہ حجازیؒ اور مولانا قاضی اللہ یار خانؒ بارہا تشریف لائے، ان دنوں ہمارے استاذ حضرت مولانا خدا بخشؒ مبلغ ہوتے تھے۔ قاری صاحبؒ بنگلہ ڈاہرانوالہ کے مضافاتی چکوک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے پریشان رہتے، جب مذکورہ بالا مبلغین انہیں ملتے تو وہ ڈاہرانوالہ میں جانے کی تلقین فرماتے بہت ہی دبنگ قسم کے انسان تھے، سینے میں حساس دل رکھتے تھے۔ قادیانیوں کی ملک وملت دشمنیوں پر کڑھتے رہتے اور ان کے انسداد کی تدابیر بھی فرماتے، ان کے انتقال سے بہاولنگر میں مجلس یتیم ہوگئی۔

قاری عبدالغفورؒ اور مولانا فیض احمدؒ وفات پاگئے۔ مولانا خدا بخش بہاولنگر سے چناب نگر تبدیل ہوگئے۔ مولانا خدا بخشؒ کے بعد مولانا محمد امیر جھنگوی، مولانا طفیل ارشد، مولانا محمد طیب (مبلغ اسلام آباد)، مولانا حکیم محمد اسماعیل عاصم مبلغ رہتے۔ الحمدللہ! ختم نبوت کا محاذ سرگرم رہا، اب راقم الحروف محمد قاسم رحمانی ۲۲ سال سے مبلغ ہے۔

جامع العلوم میں مولانا شجاع آبادی کا بیان: مدرسہ جامع العلوم کا سنگ بنیاد ۱۹۴۰ء میں مولانا بدر عالم میرٹھیؒ نے رکھا، جب اینٹیں رکھنے کا وقت آیا تو حضرت میرٹھیؒ نے مولانا نیاز محمد ختنی سے یہ کہہ کر رکھوائی کہ آپ مہاجر ومسافر ہیں۔ آپ کا حق ہے،

ممکن ہے کہ حضرت میرٹھیؒ کا ارادہ پہلے سے مدینہ طیبہ ہجرت کرنے کا ہونا اور مدرسہ مولانا نیاز محمد ختنیؒ کے سپرد کرنے کا ہو، سنگ بنیاد کے وقت حضرت میرٹھیؒ کے علاوہ مولانا عبدالشکور خان خاکوانی، مولانا امان اللہ خاکوانی، مولانا سیف اللہ خاکوانی جیسے عمائدین شہر بھی موجود تھے۔ مولانا ختنیؒ معقولات و منقولات کے بڑے عالم تھے۔ حضرت میرٹھیؒ نے مدینہ طیبہ ہجرت کا ارادہ فرمایا تو یہ ادارہ حضرت ختنیؒ کے سپرد فرمایا۔ حضرت میرٹھی کے زمانہ میں یہ ادارہ چند جھونپڑوں پر مشتمل تھا۔ مولانا ختنیؒ کی محنت سے آج ایک پُرشکوہ عمارت میں تبدیل ہو چکا ہے۔

حضرت مولانا نیاز محمد ختنیؒ نے پچاس سال تک اس کی آبیاری کی اور تیس سال تک بخاری شریف کی دونوں جلدیں پڑھائیں۔

مولانا ختنیؒ ۳۰؍ جمادی الآخریٰ ۱۴۱۲ھ مطابق ۶؍جنوری ۱۹۹۲ء تک جامع العلوم کے مہتمم و شیخ الحدیث رہے۔ ان کی وفات کے بعد آپ کے فرزندارجمند مولانا جلیل احمد اخون مدظلہ نے مدرسہ کا اہتمام سنبھالا، موصوف بھی اپنے والد محترم کی طرح معقول و منقول کے عالم دین ہیں اور بخاری شریف جیسی اہم ترین کتاب حدیث جسے اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا لقب حاصل ہے پڑھاتے ہیں۔ ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۴۰ مطابق ۲۹؍اگست ۲۰۱۹ء کو مولانا شجاع آبادی نے منتہی طلبا سے خطاب فرمایا اور بعدازاں مولانا جلیل احمد اخون سے ملاقات کی۔

مٹی رویہ میں جلسہ ختم نبوت: ۲۹؍اگست مغرب سے عشاء تک مٹی رویہ کی جامع مسجد میں ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ ہوا، جس کی صدارت مولانا قاری فداء الرحمٰن نے کی۔ تلاوت کلام کا اعزاز قاری حبیب اللہ نے حاصل کیا جبکہ حمد و نعت قاری سیف اللہ خالد نے پیش کی۔ محمد قاسم اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

جامع عثمانیہ مسجد کھجی والی میں درس: اسی روز صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد عثمانیہ کھجی والی میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے قاری امیر حمزہ کی دعوت پر درس دیا۔

جامع مسجد تیلیاں والی میں: ۳۰؍اگست صبح کی نماز کے بعد مولانا اکرام اللہ عارفی کی دعوت پر مولانا شجاع آبادی کا درس ہوا۔

خطبہ جمعہ جامع مسجد مہاجر کالونی میں: ۳۰؍اگست جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا مبارک اللہ کی دعوت پر دیا۔ ☆☆☆

دعوتی عمل میں ایک اور عظیم پیش رفت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام کی سربلندی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتی ہے۔ مجلس کا ترجمان ہفت روزہ ”ختم نبوت“ تقریباً ۳۸ سال سے مسلسل امت مسلمہ کی فتنۂ قادیانیت سے متعلق راہنمائی کرتا چلا آرہا ہے، اس ہفت روزہ میں عقیدۂ ختم نبوت، رفع ونزول مسیح علیہ السلام، مہدی علیہ الرضوان، فتنۂ دجال، کذب مرزا غلام احمد قادیانی، اسلامی شعائر کی حفاظت، سیرت النبی، سیرت صحابہ کرامؓ اور اس طرح کے اہم عنوانات اور موضوعات شائع کئے جاتے ہیں۔ امسال کراچی کے مقامی مبلغین اور خدامِ ختم نبوت کی مشاورت سے طے پایا کہ یکم تا ۷؍ستمبر تک شائع ہونے والے رسالہ کو تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی یاد میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ مضامین کی تیاری اور ترسیل کا کام متعلقہ احباب کے سپرد کیا گیا۔ تمام حلقوں کے ذمہ داران کا اجلاس زیر صدارت راقم الحروف منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، مولانا محمد عادل غنی، مولانا محمد شعیب کمال، مولانا محمد رضوان، مولانا کلیم اللہ نعمان اور سیّد عرفان علی نے شرکت کی۔

اجلاس میں طے پایا کہ یکم تا ۷؍ستمبر کو شائع ہونے والے ہفت روزہ کی زیادہ سے زیادہ ترسیل کا اہتمام و انتظام کیا جائے، چنانچہ ضلعی ذمہ داران نے اپنے ٹاؤنز کے ذمہ داران کا اجلاس طلب کیا۔ کراچی کو تبلیغی نقطۂ نظر سے چھ اضلاع میں منقسم کیا گیا، جبکہ ۱۸ ٹاؤنز بنائے۔ تمام اضلاع اور ٹاؤنز کے احباب جمع ہوئے اور لائحہ عمل طے کیا گیا۔ شبانہ روز محنت سے تقریباً ۷۵ ہزار رسائل شائع کرنے کا ٹارگٹ سامنے آیا (الحمدللہ!) مقررہ تعداد میں ہفت روزہ ختم نبوت شائع کیا گیا اور مقرر کردہ اضلاع، ٹاؤنز اور اشخاص تک اس کی ترسیل عمل میں لائی گئی۔

یوں آپ خدام ختم نبوت کی اس محنت پر اگر نظر غائر ڈالیں تو اندازہ ہوگا کہ ۷۵ ہزار رسائل شائع کر کے ان کو ۷۵ ہزار گھرانوں تک پہنچانے کا نظم بنایا گیا، ہر گھر میں کم از کم تین افراد لگائے جائیں تو یوں ڈھائی لاکھ افراد تک آپ کا خاموش پیغام پہنچ گیا گویا کہ لاکھوں افراد نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء سے متعلق اسلاف کی قربانیوں سے اپنے قلب و جگر کو منور کیا، رب کریم ہماری اس محنت و کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نصیب فرمائے مسلمانوں کے ایمان کی تقویت اور قادیانیوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ مولانا قاضی احسان احمد (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

ترا نگے سے بھاگی   تاجدارِ ختمِ نبوۃ زندہ باد   لا نبی بعدی

بمقام **مُسلم کالونی چناب نگر**

بتاریخ **24 25** اکتوبر 2019

بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

38 ویں 2 روزہ سالانہ عظیم الشان ختمِ نبوۃ کانفرنس

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

ڈاکٹر **عبدالرزاق** اسکندر

حضرت مولانا حافظ **محمد ناصر الدین** خان خاکوانی

صاحبزادہ پیرِ طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا ولی ابن ولی **خواجہ عزیز احمد** صاحب

عنوانات

توحیدِ باری تعالیٰ

عقیدۂ ختمِ نبوت

سیرت خاتم الانبیاء ﷺ اور ظہورِ امام مہدی

حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

عظمتِ صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم

اتحادِ امتِ محمدیہ

پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

منجانب نشر و اشاعت **عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ** چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-7314337
0300-4304277
0301-7972785